عربی قواعد زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلفہ

مولوی عبدالستّار خان

۲

ناشِر

قدیمی کتب خانہ۔ آرام باغ۔ کراچی

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

الجزء الثاني

من كتاب

تسهيل الادب في لسان العرب

المعروف بہ

عربی کا معلم

جدید

حصۂ دوم برائے مدارسِ ثانویہ

۲

مصنفہ

مولوی عبدالستار خان

ناشر

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبدہٖ و رسولہٖ محمد و آلہٖ و اتباعہٖ الیٰ یوم الدین

اما بعد اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ صحت کی خرابی اور حالات کی ناموافقت کے باوجود کتاب عربی کا معلم کا دوسرا حصہ بھی جدید ترتیب و اضافے کے ساتھ طالبینِ عربی کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق ہوگیا فللہ الحمد

پہلا حصہ ہائی سکولز کی چوتھی جماعت کا نصاب تھا اب یہ دوسرا حصہ پانچویں جماعت کے لئے مرتب ہوگیا۔ اگرچہ سابق ایڈیشن ہی ملک کے علمائے کرام و معتبرین عظام کی نظر میں بجد مقبول ہو چکا ہے۔ بمبئی یونیورسٹی اور صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیم نے نیز متعدد مدارس عربیہ نے داخل نصاب کرلیا ہے پھر بھی آئندہ یہی ہے کہ تسہیل عربی کی خدمت میں جتنا بھی زیادہ ہو سکے کر گذرو۔ زندگی کا اعتبار نہیں اسباب کی عدم مساعدت کی وجہ سے جو کچھ اور جیسا میں چاہتا تھا وہ سب تو نہ ہو سکا تاہم غنیمت ہے کہ اتنا تو ضرور ہوا کہ اب تا افادیت کے اعتبار سے کئی درجہ بڑھ گئی فالحمد للہ علیٰ ذالک

چونکہ اس تصنیف کا نصب العین زبان دانی اور قرآن فہمی ہے اس لئے اس جدید ترتیب میں قواعد کا اضافہ تو بہت ہی کم ہوا ہے۔ البتہ مشقی امثلہ خصوصاً قرآنی امثلہ، مکالموں اور تمرینات کا اضافہ اس حد ہوا ہے کہ ایک حد تک عربی ریڈر کا بھی کام دے۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے شائقینِ عربی خصوصاً کالج کے طلبہ تعطیلات کے زمانے میں آسانی کے ساتھ عربی جیسی ضروری زبان سمجھنے کی استعداد حاصل کر سکتے ہیں۔

ادعا نہیں مسلمہ حقیقت ہے کہ ہائی سکولز، مدارس عربیہ اور السنہ شرقیہ کے متعلمین کے لئے یہی ایک سلسلہ ہے جسے بہترین اور مفید ترین نصاب کہا جا سکتا ہے۔

بہرحال ادنیٰ خادم نے جو کچھ ہو سکا پیش کر دیا۔ اب قوم کے عزیز طلبہ کو اس تسہیل سے مستفید ہونے کا موقع دینا ان بزرگوں کا کام ہے جن کے اختیار میں درسی کتب کا انتخاب ہے۔ اگر وہ چاہیں تو انظر الیٰ ما قال و لا تنظر الیٰ من قال کے ماتحت اس خدمت کی قدر کرتے ہوئے ہر مسلم طالب العلم کو اس سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرما کر اجرِ جزیل و شکرِ جمیل کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

خادم افضل اللسان عبدالستار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست کتاب عربی کا معلم حصہ دوم جدید

پندرہ سبق پہلے حصے میں لکھے گئے یہ دوسرا حصہ سولھویں سبق سے شروع کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْجُزْءُ الثَّانِی الْجَدِیْدُ مِنْ کِتَابِ تَسْهِیْلِ الْاَدَبِ

یعنی عربی کا معلّم حصّہ دوم جدید

اَلدَّرْسُ السَّادِسَ عَشَرَ

اَبْوَابُ الْفِعْلِ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

۱۔ ماضی اور مضارع کا بیان تو تم نے پہلے حصّے کے چودھویں اور پندرھویں سبق میں پڑھ لیا ہے۔ بہت سے افعال بھی سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲ اور ۱۳ میں یاد کرلئے۔ اُن سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ ثلاثی مجرّد کے بعض مادّوں میں تو ماضی اور مضارع دونوں کے عینِ کلمہ (دیکھو سبق ۷۔۳) کی حرکتیں یکساں ہوتی ہیں مگر بعض مادّوں میں مختلف ؛

دیکھو فَتْحٌ (کھولنا۔ فتح کرنا) میں ماضی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مفتوح ہے۔ کَرَمٌ (بزرگ ہونا) میں ماضی کَرُمَ اور مضارع یَکْرُمُ ہے یعنی دونوں کا عین کلمہ مضموم ہے۔ حَسْبٌ (گمان کرنا)

میں ماضی حَسِبَ اور مضارع یَحْسِبُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مکسور ہے۔

اب یہ بھی دیکھو ضَرْبٌ (مارنا) میں ماضی ضَرَبَ مَفْتُوْحُ الْعَیْنِ ہے تو مضارع یَضْرِبُ مَکْسُوْرُ الْعَیْنِ ہے۔ نَصْرٌ (مدد کرنا) میں ماضی نَصَرَ مفتوح العین ہے اور مضارع یَنْصُرُ مَضْمُوْمُ الْعَیْنِ ہے۔ سَمْعٌ (سننا) میں ماضی سَمِعَ مکسور العین ہے اور مضارع یَسْمَعُ مفتوح العین ہے۔

۲۔ پس ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات کے لحاظ سے افعال ثلاثی مجرّد کے چھ گروہ ہوئے۔ صَرْف کی اصطلاح میں ایک ایک گروہ کو ایک ایک باب کہا گیا ہے۔

یہ ابواب حسب ذیل ہیں۔

	ماضی	مضارع	وَزْن	
اَلْبَابُ الْاَوَّلُ	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	فَعَلَ	یَفْعِلُ
			ماضی مفتوح العین	مضارع مکسور العین
اَلْبَابُ الثَّانِیْ	نَصَرَ	یَنْصُرُ	فَعَلَ	یَفْعُلُ
			ماضی مفتوح العین	مضارع مضموم العین
اَلْبَابُ الثَّالِثُ	سَمِعَ	یَسْمَعُ	فَعِلَ	یَفْعَلُ
			ماضی مکسور العین	مضارع مفتوح العین

	ماضی	مضارع	وَزن
الْبَابُ الرَّابِعُ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	فَعَلَ يَفْعَلُ ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین
الْبَابُ الْخَامِسُ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	فَعُلَ يَفْعُلُ ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین
الْبَابُ السَّادِسُ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	فَعِلَ يَفْعِلُ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین

۳۔ زیادہ تر افعال پہلے تین ابواب سے آیا کرتے ہیں۔ چوتھے باب سے ان سے کم، پانچویں باب سے اس سے کم اور چھٹے باب سے بہت ہی کم ♦

۴۔ کسی لفظ کا کسی باب سے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت اس کے مطابق ہوگی۔ مثلاً کہا جائے:۔ غَسْلٌ (دھونا) باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کا ماضی مفتوح العین یعنی غَسَلَ ہے اور مضارع مکسور العین یعنی يَغْسِلُ ہے ♦

تنبیہ ۲:۔ سبق ۱۴ اور ۱۵ کے سلسلۂ الفاظ میں ماضی کے سامنے مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اب تم خود اُن پر ایک نظر ڈال کر سمجھ لو کہ کونسا فعل کس باب سے تعلق رکھتا ہے ♦

۵۔ ہر ایک فعلِ ثلاثی مجرّد کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ

کس باب سے ہے۔ تاکہ اُس کے ماضی اور مضارع اور امر وغیرہ کا تلفظ صحیح طور پر کیا جاسکے اسی لئے لُغَة کی کتابوں میں ہر ایک مادّہ فعل کے سامنے اس کے باب کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کے سامنے (ض) لکھ دیتے ہیں اور باب نَصَرَ ہو تو (ن) اور باب سَمِعَ سے ہو تو (س)، باب فَتَحَ سے ہو تو (ف)، باب کَرُمَ سے ہو تو (ک) اور باب حَسِبَ سے ہو تو (ح) لکھ دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم بھی آئندہ سے سلسلۂ الفاظ میں اسی طرح لکھا کرینگے۔

لُغَة کی جدید کتابوں میں ماضی لکھ کر ایک چھوٹی سی لکیر پر مضارع کے عین کلمہ کی حرکت لکھ دیا کرتے ہیں: غَسَلَ ـِ ، نَصَرَ ـُ ، فَرِحَ ـَ ۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۴

حَصَلَ (ن)	حاصل ہونا	صَدَقَ (ن)	سچ کہنا
رَجَعَ (ض)	لوٹنا، واپس آنا	قَرُبَ (ک)	نزدیک ہونا
رَزَقَ (ن)	دینا	لَعِبَ (س)	کھیلنا
رَقَدَ (ن)	سونا	مَرِضَ (س)	بیمار ہونا
سَكَنَ (ن)	رہنا	هَزَمَ (ض)	شکست دینا
شَكَرَ (ن)	شکر کرنا		
آمِين	ایسا ہی ہو	أَمَّا	لیکن

بِرِطَانِيَة	برطانیہ	فُطُوْرٌ	ناشتہ
حَظٌّ	حصہ، نصیب	فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ	ان دنوں، آج کل
دَارَيْنِ (دَارٌ کا تثنیہ)	دونوں جہان	كَسْلَانُ (ج كُسَالىٰ)	سست
ذُوْ (دیکھو حصہ اول سبق ۱۱)	صاحب، والا	مَجِيْدٌ	بزرگی والا
سَعَادَةٌ	نیک بختی، کامیابی	مُخَرِّبَةٌ	برباد کرنے والی
سَعِيْدٌ (ج سُعَدَاءُ)	نیک بخت	مَكْتَبَةٌ	کتبخانہ، لائبریری
ظَنٌّ	گمان	نَحْوُ	جیسا، تقریباً
عَشَاءٌ	شام کا کھانا	نِصْفٌ	آدھا
غَدَاءٌ	دوپہر کا کھانا	يَابَانُ (مؤنث ہے)	جاپان

مشق نمبر ۱۵

تنبیہ:۔ مندرجہ ذیل مشق میں افعال کے عینِ کلمہ کو اعراب نہیں لگایا گیا ہے۔ تم ان کے ابواب کے مطابق اعراب لگا کر پڑھو۔

تنبیہ:۔ حصہ اول سبق ۲ کی تنبیہ پھر ایک بار دیکھ لو۔

(۱) كَمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ تَقْرءُ كُلَّ يَوْمٍ يَا خَلِيْلُ؟

كُلَّ يَوْمٍ اَقْرءُ جُزْءًا مِنْهُ لٰكِنِ الْيَوْمَ مَا قَرءْتُ اِلَّا نِصْفَ الْجُزْءِ

(۲) لِمَاذَا؟

لِاَنِّيْ (کیونکہ میں) مَا كَتبْتُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ فِي اللَّيْلِ فَجَلسْتُ اَكْتُبُ

صَبَاحًا

(٣) هَلْ حَصَلَتْ لَكَ الْيَوْمَ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ تَحْصُلُ لِيْ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ
(٤) فَأَنْتَ ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَاللّٰهِ يَا خَلِيْلُ	أَشْكُرُكَ يَا سَيِّدِيْ عَلٰى حُسْنِ ظَنِّكَ أَمَّا جَمَاعَةُ الْفَجْرِ فَلَيْسَ بِأَمْرٍ كَبِيْرٍ إِلَّا عَلَى الْكُسَالٰى الَّذِيْنَ يَمْقُتُوْنَ فِي الْغَفْلَةِ
(٥) صَدَقْتَ يَا وَلَدِيْ لٰكِنْ لَيْسَ هٰذَا إِلَّا نَصِيْبَ السُّعَدَاءِ رَزَقَكَ اللّٰهُ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ	آمِيْنَ . وَرَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَاتِ سَيِّدِيْ
(٦) يَا خَلِيْلُ! مَتٰى تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ؟	أَنَا أَذْهَبُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ
(٧) وَمَتٰى تَأْكُلُوْنَ الْغَدَاءَ؟	نَحْنُ نَأْكُلُ الْغَدَاءَ قَبْلَ الظُّهْرِ
(٨) اَلْمَدْرَسَةُ قَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ؟	بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ نَحْوَ نِصْفِ مِيْلٍ
(٩) هَلْ تَشْرَبُ الشَّايَ عِنْدَنَا؟	عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ، لٰكِنْ يَا سَيِّدِيْ أَنَا شَرِبْتُ الشَّايَ صَبَاحًا وَلَا أَشْرَبُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا (کبھی بھی ہمیشہ)

(۱۰) مَنْ هٰذَا الْوَلَدُ الصَّغِيْرُ مَعَكَ؟	هٰذَا وَلَدٌ يَسْكُنُ أَبَوَاهُ¹ فِيْ جَارِنَا
(۱۱) لَيْسَ هُوَ بِنَظِيْفٍ، أَلَا يَغْسِلُ وَجْهَهُ	اَلْيَوْمَ مَرِضَتْ أُمُّهُ فَمَا غَسَلَتْ وَجْهَهُ
(۱۲) هَلْ تَلْعَبُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ؟	نَعَمْ نَلْعَبُ كُلَّ يَوْمٍ فِي الْمَيْدَانِ
(۱۳) مَتٰى تَرْجِعُ مِنْ مَيْدَانِ اللَّعِبِ²؟	اَنَا اَرْجِعُ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ
(۱۴) فَمَاذَا تَفْعَلُ؟	بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ نَأْكُلُ الْعَشَاءَ وَنَسْمَعُ أَخْبَارَ الْعَالَمِ فِي الرَّادِيُوْ
(۱۵) مَاذَا سَمِعْتَ الْبَارِحَةَ؟	يَا سَيِّدِيْ سَمِعْتُ خَبَرًا مُدْهِشًا
(۱۶) وَمَا ذَاكَ؟	سَمِعْتُ أَنَّ الْيَابَانَ قَدْ هَزَمَتِ الْبِرِطَانِيَةَ وَالْأَمْرِيْكَةَ فِيْ مَلَايَا وَبَرْمَا وَقَدْ قَرُبَتِ الْآنَ مِنَ الْهِنْدِ
(۱۷) صَدَقْتَ يَا عَزِيْزِيْ هٰكَذَا جَاءَتِ الْأَخْبَارُ فِي الْجَرَائِدِ أَيْضًا³	حَفِظَنَا اللّٰهُ⁴ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْمُخَرِّبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اے لڑکو! تم ہر روز قرآن مجید میں سے کتنا پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھا کرتے ہیں لیکن آج ہم نے آدھا پارہ پڑھا

¹ أَبَوَاهُ ماں باپ ² کھیل یعنی کھیل کا میدان ³ أَيْضًا بھی ⁴ اللہ ہم کو بچائے

(۲) کیا تم نے مدرسہ کے اسباق رات میں نہیں یاد کئے؟

نہیں بلکہ ہم نے صبح میں یاد کئے.

(۳) لڑکو! تم مدرسے کب جاتے ہو؟

ہم اِن دنوں ناشتہ کے بعد مدرسے جاتے ہیں.

(۴) کیا مدرسہ تمھارے مکانوں سے دور ہے؟

جی ہاں! مدرسہ ہمارے مکانوں سے تقریباً ایک میل دور ہے.

(۵) تم مدرسے سے کب لَوٹتے ہو؟

ہم ظہر سے کچھ پہلے مدرسے سے لَوٹتے ہیں.

(۶) کیا تمھیں ظہر کی نماز جماعت سے مِل جاتی ہے؟

جی ہاں الحمد للہ اِن دنوں ظہر کی نماز اور عصر کی نماز جماعت سے مِل جاتی ہے

(۷) وہ کیسے؟

کیونکہ آج کل مدرسہ صرف (إِنَّمَا) صبح کو کھولا جاتا ہے.

(۸) پھر ظہر کے بعد تم کیا کرتے ہو؟

ایک گھنٹہ ہم سوجاتے ہیں.

(۹) احمد! تم عصر کے بعد کیا کرتے ہو؟

جناب میں تفریح کے لئے باغ میں جاتا ہوں.

(۱۰) کیا تم ہر روز اخبار پڑھتے ہو؟

بخدا میں ہر روز لائبریری میں اخبارات پڑھتا ہوں.

اَلدَّرْسُ السَّابِعَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ اللَّازِمُ وَالْمُتَعَدِّیْ

وَ

اَلْفِعْلُ الْمَعْرُوْفُ وَالْمَجْهُوْلُ

۱۔ تم اُردو قواعد میں پڑھ چکے ہو کہ فعل دو قسم کا ہوتا ہے:

(۱) لَازِم جو صرف فاعل سے مل کر پوری بات بن جائے، کَرُمَ زَیْدٌ (زید بزرگ ہوا)۔ یعنی فعل لازم میں مفعول نہیں آتا۔

(۲) مُتَعَدِّیْ جو فاعل اور مفعول دونوں سے ملے بغیر پوری بات نہ بنے: اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی)۔

۲۔ اکثر متعدی افعال میں تو ایک ہی مفعول کی ضرورت پڑتی ہے لیکن بعض افعال ایسے بھی ہیں جن میں دو مفعول کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب کہا جائے حَسِبَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر کو گمان کیا) تو بات ادھوری رہ جاتی ہے کہ بکر کو کیا گمان کیا؟ جب کہیں گے غَنِیًّا (یعنی تونگر) بات پوری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عَلِمَ حَامِدٌ خَالِدًا صَالِحًا (حامد نے خالد کو نیک جانا) ایسے فعلوں کو اَلْمُتَعَدِّیْ اِلَی مَفْعُوْلَیْنِ یعنی متعدی دو مفعول کہتے ہیں۔

۳۔ متعدی کی اور دو قسمیں ہیں :

(۱) فعل معروف یا معلوم جو فاعل کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم ہو : ضَرَبَ حَامِدٌ خَالِدًا (حامد نے خالد کو مارا) اس مثال میں ضَرَبَ کا فاعل معلوم ہے ۔

(۲) فعل مجہول (نامعلوم) جو مفعول کی طرف منسوب ہو اور اس کے فاعل کا ذکر نہ ہو : ضُرِبَ خَالِدٌ (خالد مارا گیا) اس مثال میں فاعل کا ذکر ہی نہیں اس لئے ضُرِبَ فعل مجہول ہے ۔

۴۔ وہ اسم جس کی طرف فعل مجہول منسوب ہوتا ہے اُسے نَائِبُ الْفَاعِلِ (فاعل کا جانشین) کہتے ہیں وہ فاعل کی طرح مرفوع ہوا کرتا ہے : ضُرِبَ خَالِدٌ میں خَالِدٌ یہ خالد درحقیقت مفعول ہے اس لئے منصوب ہونا چاہئے تھا لیکن فعل مجہول

تنبیہ ۱ :۔ نائب الفاعل کو مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ (اُس کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہ ہو) بھی کہتے ہیں ۔

۵۔ جن فعلوں کے مفعول دو ہوتے ہیں اُن کے نائب الفاعل بھی دو ہونگے لیکن دونوں مرفوع نہیں ہوتے بلکہ دوسرے کو منصوب پڑھتے ہیں : عُلِمَ خَالِدٌ صَالِحًا (خالد کو نیک جانا گیا) ۔

تنبیہ ۲ :۔ ماضی معروف اور مضارع معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ حصہ اول سبق ۱۴ اور ۱۵ میں لکھا گیا ہے ۔

۶۔ فعل لازم عام طور پر معروف ہی مستعمل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی اس کے بعد کسی اسم پر حرفِ جر لگانے سے اس میں متعدی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس کا مجہول آسکتا ہے: ذَهَبَ خَالِدٌ بِزَيْدٍ (خالد زید کو لے گیا) یہاں ذَهَبَ متعدی بن گیا ہے۔ اس کا مجہول ہوگا ذُهِبَ بِزَيْدٍ (زید کو لے جایا گیا)۔ اسی طرح جَاءَ حَامِدٌ بِكِتَابٍ (حامد نے ایک کتاب لائی)۔ اس کا مجہول ہوگا جِيْءَ بِكِتَابٍ (ایک کتاب لائی گئی)۔

تنبیہ ۳: جَاءَ (آنا) اگرچہ لازم ہے مگر بظاہر متعدی کی طرح بھی اس کا استعمال ہوتا ہے: جَاءَنِي مَكْتُوْبٌ (مجھے ایک خط آیا) جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ (تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا) کبھی اس کے بعد اِلٰی آتا ہے: جَاءَ اِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ (تیرے پاس ایک خط آیا)۔

دَخَلَ (داخل ہونا) لازم ہے۔ اس کے بعد کوئی اسم ظرف یعنی "جگہ" یا "وقت" کا نام ہی آئیگا۔ مگر عموماً فِیْ لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی: دَخَلَ زَيْدٌ الْمَسْجِدَ صَبَاحًا (زید مسجد میں صبح کو داخل ہوا) اس میں مسجد اور صَباح کو مفعول فیہ کہتے ہیں۔ جو جگہ یا وقت کا نام ہوا کرتا ہے۔ اور وہ منصوب ہوتا ہے اس کی تفصیل چوتھے حصے میں پڑھو گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ١٥

أَرُزٌّ	چاول	عَنْجِيٌّ	گاؤزبان
جَانِبٌ	ایک طرف	عَسْكَرِيٌّ	لشکری سپاہی
اَلْحَدِيقَةُ الْمَلِكِيَّةُ	شاہی باغ	فَارِسِيَّةٌ	فارسی زبان
رَكِبَ (س)	سوار ہونا	لَمَّا	جب
سَمَكٌ۔ حُوتٌ	مچھلی	لِيبِيَا	شمالی افریقہ کا ایک ملک
صَدْرٌ (ج صُدُورٌ)	سینہ۔ دل	مُحَارَبَةٌ	لڑائی
طَاوِلَةٌ	میز	نَاسٌ	لوگ
طِفْلٌ (الف)	بچہ	نَهَضَ (ف)	اٹھ جانا
عَرَبَةٌ	گاڑی	وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ	مدرسے کے کام یا سباق

مشق نمبر ١٦ (الف)

ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف بناؤ

تنبیہ ۴:۔ معروف کو مجہول بنانا ہو تو فاعل کو حذف کر کے اس کی جگہ مفعول کو رکھو اور اسے رفع دو (یا کوئی اور علامت رفع حسب موقع لگا دو): ضَرَبَ حَامِدٌ كَلْبًا سے ضُرِبَ كَلْبٌ (کتا مارا گیا) أَكَلَتْ مَرْيَمُ خُبْزَيْنِ سے أُكِلَ خُبْزَانِ۔

اور مجہول کو معروف بنانا ہو تو اس کے ساتھ کوئی فاعل

لگاؤ اور نائب الفاعل کو مفعول بنا کر نصب دے دیا اور کوئی علامتِ نصب) لگا دو: قُتِلَ سَارِقٌ سے قَتَلَ رَجُلٌ سَارِقًا یا قَتَلْتُ سَارِقًا وغیرہ۔

(۱) شَرِبَ الطِّفْلُ لَبَنًا (۲) طَلَبَ أَخُو حَامِدٍ أَبَاكَ (۳) أَكَلْنَا الْيَوْمَ السَّمَكَ وَالْأَرُزَّ (۴) أَرْسَلَ أَبُو حَامِدٍ أَخَاهُ إِلَى مِصْرَ (۵) هَلْ تَفْهَمُ أُخْتُكَ الْفَارِسِيَّةَ؟ (۶) قَتَلَ عَسْكَرِيٌّ أَبَاهُ فِي مُحَارَبَةِ سِنْغَافُورَ (۷) قُتِلَ أَسَدٌ كَبِيرٌ (۸) طُلِبَ أَبُوكَ فِي الدِّيوَانِ (۹) هَلْ فُتِحَ بَابَا[1] الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۰) نَعَمْ فُتِحَ الْبَوَّابُ بَابَيِ[2] الْمَدْرَسَةِ (۱۱) قُتِلَ أَبُو هٰذَا الْوَلَدِ فِي مُحَارَبَةِ لِيبِيَا (۱۲) هَلْ يُفْهَمُ اللِّسَانُ الْهِنْدِيُّ فِي مَكَّةَ؟ (۱۳) بُعِثَ أَخُوهُ إِلَى حَيْدَرْآبَادَ (۱۴) سَيُهْزَمُ الْكُفَّارُ (۱۵) قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ (۱۶) حَسِبْتُ أَخَاكَ صَالِحًا۔

مشق نمبر ۱۶ (ب)

(۱) جَاءَ الْعَرَبِيُّ بِالْعَرَبَةِ، هَلْ تَرْكَبُ الْعَرَبَةَ وَتَذْهَبُ إِلَى الْحَدِيقَةِ الْمَلَكِيَّةِ؟ (۲) جَاءَنِي مَكْتُوبٌ مِنْ دِهْلِي أَرْسَلَهُ صَدِيقِي خَالِدٌ (۳) لَمَّا دَخَلْتُ حُجْرَتَكَ رَأَيْتُ أَخَاكَ الصَّغِيرَ جَالِسًا عَلَى الْكُرْسِيِّ أَمَامَ الطَّاوِلَةِ يَكْتُبُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ

---

[1] دراصل بَابَانِ اضافت کی وجہ سے نون حذف ہو گیا۔ [2] دراصل بَابَيْنِ۔

فَجَلَسْتُ بِجَانِبِ عَلٰی کُرْسِيٍّ وَجَاءَ لِيْ بِالْقَهْوَةِ (۴) دَخَلْنَا عَلٰی اَمِيْرِ الْبَلْدَةِ فِيْ قَصْرِهٖ لِاَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ فَوَجَدْنَاهُ يَاْكُلُ الطَّعَامَ فَنَهَضَ قَائِمًا عَلَى الْاَقْدَامِ وَطَلَبَنَا عَلَى الطَّعَامِ لٰكِنْ مَا اَكَلْنَا ثُمَّ جِيْءَ لَنَا بِالشَّايِ فَشَرِبْنَاهُ۔

(۵) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ (۶) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو مارا (۲) میں نے حامد کے بھائی کو بلایا (۳) میری بہن نے مچھلی اور چاول کھائے (۴) احمد نے محمود کو نیک گمان کیا (۵) اس لڑکی کا بھائی جاپان کی لڑائی میں مارا گیا (۶) میرے باپ نے مجھے حیدرآباد بھیجا (۷) کیا بمبئی میں عربی زبان سمجھی جاتی ہے؟ (۸) میرے پاس میرے بھائی کی طرف سے ایک خط آیا (۹) میں کل اس کا جواب لکھوں گا۔

اعراب لگاؤ

ذیل میں ہر ایک جملہ پورا ہے۔ ہر جملے میں غور کر کے فعل معروف اور مجہول پہچانو اور اس کے مطابق اعراب لگاؤ۔

(۱) قتل اسد شاۃ (۲) قتلت شاۃ (۳) شرب رشید ن القهوۃ (۴) شربت القهوۃ (۵) الله یعلم ما فی صدور کم (۶) حسب زید رشیداً غنیاً (۷) حسب رشید غنیاً (۸) طلبت اخاك (۹) طلب اخوك (۱۰) بعثت غلامی الی السوق (۱۱) بعثت الی السوق (۱۲) هل انت تقرء هٰذا الکتاب فی المدرسة (۱۳) هل یقرء هٰذا الکتاب فی المدرسة (۱۴) هو یسئل ولا یسئل

اَلدَّرْسُ الثَّامِنَ عَشَرَ

فاعل کے لحاظ سے فعل میں تغیرات

۱۔ جب فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے تو ہمیشہ واحد ہی رہے گا۔ فاعل خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق آیا کریگا:

کَتَبَ الْمُعَلِّمُ   کَتَبَ الْمُعَلِّمَانِ   کَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ

کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ   کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ   کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ

لیکن فاعل اگر جمع مکسر "غیر عاقل" ہو، خواہ مذکر خواہ مؤنث دونوں صورتوں میں فعل عموماً واحد مؤنث ہوا کرتا ہے:

جَاءَتِ الْجِمَالُ (اونٹ آئے)، ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹنیاں گئیں)

تنبیہ ۱:- جِمَالٌ جمع مکسّر ہے جَمَلٌ کی اور نُوقٌ جمع مکسّر ہے نَاقَـةٌ کی +

اور اگر فاعل جمع مکسّر "عاقل" ہو خواہ مذکر خواہ مؤنّث، تو فعل کو مذکر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنّث بھی:

قَالَ الرِّجَالُ یا قَالَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا)

قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ (عورتوں نے کہا)

اسی طرح فاعل جبکہ "اسم جمع" (دیکھو اصطلاحات ۲۱) یا مؤنّث غیر حقیقی[1] ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں:

حَضَرَ الْقَوْمُ یا حَضَرَتِ الْقَوْمُ طَلَعَ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۲- جب فاعل فعل سے پہلے مذکور ہو تو فعل و فاعل باہم مطابق ہونگے:

اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ (معلّم نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَةُ كَتَبَتْ

اَلْمُعَلِّمَانِ كَتَبَا (دو معلّموں نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَتَانِ كَتَبَتَا

اَلْمُعَلِّمُوْنَ كَتَبُوْا (بہت معلّموں نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَاتُ كَتَبْنَ

اسی طرح حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَذَهَبُوْا (معلّمین آئے اور گئے) دیکھو اس مثال میں دو فعل ہیں۔ پہلا واحد اور دوسرا جمع، لفظ اَلْمُعَلِّمُوْنَ دونوں کا فاعل ہے جو پہلے فعل کے بعد اور دوسرے سے قبل واقع ہے

[1] مؤنّث غیر حقیقی سے مراد وہ لفظ ہے جس کے مقابلے میں جاندار نر نہ ہو +

اسی وجہ سے پہلا فعل واحد رکھا گیا ہے اور دوسرے کو جمع کر دیا گیا ہے +

تنبیہ ۲ :- اس مسئلہ کو یوں بھی سمجھ لو کہ جملے میں فاعل جب اپنے فعل سے پہلے آجائے تو عربی قواعد (گرامر) میں اسے فاعل کہتے ہی نہیں بلکہ مبتدا کہتے ہیں اور فعل کو اس کی خبر۔ یہ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ فعلیہ نہیں رہتا +

اس کی ترکیب اس طرح کرتے ہیں: "اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ" میں "اَلْمُعَلِّمُ" مبتدا۔ "كَتَبَ" فعل' اس میں ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے وہ اس کا فاعل' فعل اپنے پوشیدہ فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (المعلّم) کی۔ اب مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہو گیا +

تم پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہو کہ وحدت وجمع اور تذکیر و تانیث میں خبر کو اپنے مبتدا کے مطابق ہونا چاہئیے اس لئے ایسے جملوں میں فعل (جو کہ خبر ہے) اپنے ظاہری فاعل کے (جو مبتدا ہے) مطابق ہوا کرتا ہے۔ مگر جب ایسا مبتدا بھی غیر عاقل کی جمع ہو تو جملہ اسمیہ کے عام قاعدے کے مطابق فعل واحد مؤنث ہی آئیگا: اَلْاَشْجَارُ نَبَتَتْ (درخت اُگے)

امید ہے کہ اب تم ایسے جملوں میں فعل وفاعل کی مطابقت

کی وجہ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ آئندہ مشق خوب غور سے پڑھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۶

لفظ	معنی
بَذَلَ (ن)	خرچ کرنا
زَرَعَ (ف)	بونا
سَئَلَ (ف)	پوچھنا۔ مانگنا
شَكَرَ (ن)	شکر کرنا
طَلَعَ (ن)	چڑھنا۔ طلوع ہونا
قَدِمَ (س)	آنا
قَصَّ (۔ قَصَصٌ)	واقعہ بیان کرنا
قَصَدَ (ن)	ارادہ کرنا۔ رُخ کرنا
مَنَحَ (ف)	عطا کرنا
وَجَدَ (يَجِدُ)	پانا
أَبَوَانِ	ماں باپ
أَلْفٌ	ہزار
إِعَانَةٌ	مدد
جَائِزَةٌ	اِنعام
حَالاً	اُسی وقت
دَخْلٌ	آمدنی
رُؤْيَةٌ	دیدار۔ ملاقات
شِتَاءٌ	سردی کا موسم
شَهَادَةٌ	سند۔ گواہی
صَيْفٌ	گرمی کا موسم
طِبٌّ	ڈاکٹری کا علم
طِبَابَةٌ	ڈاکٹری کا پیشہ
عُضْوٌ (ج أَعْضَاءٌ)	بدن کا ایک جوڑ۔ کسی جماعت کا رُکن
فَائِقَةٌ	اونچے درجے کی
فَاكِهَةٌ (ج فَوَاكِهُ)	میوہ جات
قُدُومٌ (مصدر ہے)	آنا۔ آمد
قَرْيَةٌ (ج قُرًى)	گاؤں
مَسْكَنٌ (ج مَسَاكِنُ)	مکان۔ رہنے کا مقام
وَفْدٌ (ج وُفُودٌ)	ڈیپوٹیشن[1]

[1] چھوٹی جماعت جو کسی قوم یا بڑی جماعت کی طرف سے اہم کام کے لئے بھیجی جائے۔

مشق نمبر ۱۷ (الف)

تنبیہ ۳:- قابلِ توجہ الفاظ پر لکیر بنا دی گئی ہے۔ آئندہ سبقوں میں بھی ایسا ہی کیا جائیگا۔

تنبیہ ۴:- ذیل کی مشق میں غور کرو کہ فعل جب فاعل سے پہلے آتا ہے تو واحد ہی کا صیغہ رہتا ہے اور جب اس کے بعد آتا ہے تو فعل و فاعل باہم موافق ہوتے ہیں۔

(۱) طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ فِي الصَّيْفِ ثُمَّ نَزَلُوْا فِي الشِّتَاءِ وَ دَخَلُوْا مَسَاكِنَهُمْ (۲) قَصَدَ الشَّامَ أَحْمَدُ وَخَادِمُهُ فَدَخَلَاهَا وَوَجَدَا أَهْلَهَا مِنَ الشُّرَفَاءِ (۳) نَجَحَ الْأَوْلَادُ فِي الْاِمْتِحَانِ وَمُنِحُوْا جَائِزَةً (۴) نَجَحَتِ الْبِنْتَانِ فِي عِلْمِ الطِّبِّ وَحَصَّلَتَا الشَّهَادَةَ الْفَائِقَةَ فَفَرِحَ أَبَوَاهُمَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَبَذَلَا أَمْوَالًا كَثِيْرَةً عَلَى الْفُقَرَاءِ مِنْ طَلَبَةِ الْعِلْمِ (۵) جَاءَ رَجُلَانِ عِنْدِي صَبَاحًا فَجَلَسَا وَشَرِبَا الْقَهْوَةَ ثُمَّ بَعْدَ الظُّهْرِ قَدِمَ وَفْدٌ فِيْهِ عَشَرَةُ رِجَالٍ مِنْ شُرَفَاءِ دِهْلِيْ وَطَلَبُوْا مِنِّيْ إِعَانَةَ الْمَدْرَسَةِ الطِّبِّيَّةِ فَذَهَبْتُ بِهِمْ (دیکھو سبق ۱۷-۶) إِلَى الصِّدِّيْقِ مُحَمَّدٍ أَمِيْرِ الْبَلْدَةِ فَلَمَّا بَلَغْنَا عِنْدَ قَصْرِهٖ نَظَرَ إِلَيْنَا مِنَ الْغُرْفَةِ وَنَزَلَ حَالًا وَذَهَبَ بِنَا دَاخِلَ الْقَصْرِ [حویلی کے اندر] وَأَجْلَسَنَا[ع]

ع لفظاً یعنی جب گئے یعنی بٹھایا ہم کو۔

عَلَى الْكَرَاسِيِّ الْمُزَيَّنَةِ ثُمَّ جَاءَتْ خُدَّامُهُ بِالْفَوَاكِهِ فَلَمَّا أَكَلْنَاهَا جَاءُوا بِالشَّايِ وَالْقَهْوَةِ فَشَرِبْتُ الشَّايَ وَشَرِبَ أَعْضَاءُ الْوَفْدِ الْقَهْوَةَ ثُمَّ سَأَلَ الْأَمِيرُ عَنْ سَبَبِ قُدُومِنَا فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَمَنَحَ لِلْمَدْرَسَةِ أَلْفَ رُبِيَّةٍ حَالًا وَقَطَعَ لَهَا مَزْرَعَةً يَبْلُغُ دَخْلُهَا نَحْوَ أَلْفِ رُبِيَّةٍ سَنَوِيًّا فَشَكَرْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ شُكْرًا كَثِيرًا وَرَجَعْنَا إِلَى دِهْلِيْ +

مشق نمبر ۱۷ (ب)

خالی جگہ کو پُر کرو [*]

(۱) ـــــ رَجُلَانِ وَجَلَسَا ـــــ ـــــ

(۲) قَرَءَ ـــــ وَخَلِيلٌ دَرْسَهُمَا ثُمَّ ـــــ إِلَى الْبَيْتِ

(۳) جَاءَتِ النِّسَاءُ وَ ـــــ عَلَى الْفُرُشِ

(۴) اَلْبَنَاتُ يَقْرَءْنَ ـــــ ۔

(۵) ـــــ يَقْرَءُونَ ـــــ نَافِعًا

(۶) إِخْوَانِي ـــــ اللَّحْمَ وَالْخُبْزَ

(۷) أَخَوَاتُ أَحْمَدَ ـــــ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۸) ـــــ الْمُعَلِّمَاتُ فِي الْمَدْرَسَةِ وَ ـــــ عَلَى الْكَرَاسِيِّ

لہ سالانہ　* اگر کوئی جملہ سمجھ میں نہ آئے تو استاد سے مدد لو۔ نہیں تو کلید میں دیکھو +

(۹) مَتٰی ـــــ اُخْتُكَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ ؟

(۱۰) هَلْ ـــــ مَعَنَا اِلَى ـــــ بَعْدَ الْعَصْرِ؟

(۱۱) مَتٰی ـــــ الْأُمَرَاءُ الْجَبَلَ وَمَتٰی ـــــ مِنَ الْجَبَلِ ؟

(۱۲) هَلْ اِخْوَانُكَ ـــــ مِنَ الدَّارِ اَمْ اَخَوَاتُكَ ـــــ مِنْهَا ؟

(۱۳) مَنْ ـــــ الدَّارَ وَمَنْ ـــــ مِنْهَا ؟

(۱۴) كَمْ وَلَدًا ـــــ فِى الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) لڑکوں نے ناشتہ کھایا پھر مدرسے گئے۔

(۲) دو لڑکے ڈاکٹری کے امتحان میں کامیاب ہوئے تو انھیں سند اور انعام دیا گیا۔

(۳) کیا تمھاری بہنیں مدرسے گئیں ؟

(۴) نہیں جناب وہ اب تک نہیں گئیں ابھی دوپہر کا کھانا کھائیں گی پھر وہ مدرسے جائیں گی۔

(۵) میرے پاس ایک گاؤں سے تین شریف عورتیں [ثَلٰثُ نِسْوَةٍ كَرِيْمَاتٍ] آئیں اور مجھ سے لڑکیوں کے مدرسے کے لئے مدد طلب کی، میں نے ان کو پچاس روپلے دئے پس انھوں نے میرا شکریہ ادا کیا اور اپنے گاؤں چلی گئیں +

سوالات نمبر ۹

(۱) افعال ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں؟

(۲) کسی فعل کا کسی باب سے ہونے کا مطلب کیا؟

(۳) کسی فعل کا باب پہچاننے سے کیا حاصل؟

(۴) ذیل کے افعال کون کون سے باب سے ہیں؟
رکبَ ، دخلَ ، کتبَ ، اکلَ ، فہِمَ ، نہضَ ، بعثَ ، ذہبَ ، قربَ ، شکرَ ، حصلَ

(۵) فعل لازم کیا اور متعدّی کیا؟

(۶) اوپر کے افعال میں کون سے لازم ہیں اور کون سے متعدّی؟

(۷) فعل معروف اور مجہول کی تعریف کرو

(۸) جملے میں معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف کس طرح بنایا جائے؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ

(۹) فعل لازم سے مجہول کیوں نہیں بنایا جاتا؟

(۱۰) کیا کبھی لازم سے بھی کسی طریقہ سے مجہول آسکتا ہے؟

(۱۱) جملے میں فاعل فعل کے بعد آئے تو فاعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع سے فعل پر کیا اثر ہوگا؟

(۱۲) اگر جملے میں فاعل فعل سے پہلے آجائے تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّر و تبدّل ہوگا؟

الدَّرْسُ التَّاسِعَ عَشَرَ

ماضی کی مختلف قسمیں

(۱) ماضی قریب

۱۔ماضی پر لفظ قَدْ بڑھا دینے سے اکثر ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں: قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى السُّوْقِ (زید بازار گیا ہے)۔

(۲) ماضی بعید

۲۔ لفظ كَانَ (وہ تھا) ماضی پر لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے: كَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا)۔

(۳) ماضی استمراری

۳۔ لفظ کَانَ مضارع پر لگانے سے ماضی استمراری ہو جاتا ہے: كَانَ يَكْتُبُ اَحْمَدُ دُرُوْسَهٗ (احمد اپنے اسباق لکھتا تھا)۔

تنبیہ ۱:۔ کَانَ فعل ماضی ہے كَوْنٌ (ہونا) کا۔ اس کی گردان بھی اور فعلوں کی طرح ہوتی ہے: كَانَ، كَانَا، كَانُوْا۔ كَانَتْ، كَانَتَا، كُنَّ۔ كُنْتَ، كُنْتُمَا، كُنْتُمْ۔ كُنْتِ، كُنْتُمَا، كُنْتُنَّ۔ كُنْتُ، كُنَّا۔

تنبیہ ۲:۔ ماضی بعید یا ماضی استمراری کا جو صیغہ

بنانا ہو وہی صیغہ مذکورہ گردان میں سے لے کر کسی فعل کے ماضی یا مضارع کے اسی صیغے پر لگاؤ: چنانچہ ذیل کی گردان سے تم اچھی طرح سمجھ لوگے۔

ماضی بعید کی گردان

دائیں سے بائیں پڑھو		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	کَانَ کَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا تھا)	کَانَا کَتَبَا	کَانُوْا کَتَبُوْا
	مؤنث	کَانَتْ کَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا تھا)	کَانَتَا کَتَبَتَا	کُنَّ کَتَبْنَ
مخاطب	مذکر	کُنْتَ کَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا تھا)	کُنْتُمَا کَتَبْتُمَا	کُنْتُمْ کَتَبْتُمْ
	مؤنث	کُنْتِ کَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا تھا)	کُنْتُمَا کَتَبْتُمَا	کُنْتُنَّ کَتَبْتُنَّ
متکلم	مذکر	کُنْتُ کَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	کُنَّا کَتَبْنَا	کُنَّا کَتَبْنَا
	مؤنث	״	״	״

ماضی استمراری کی گردان

کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھتا تھا)، کَانَا یَکْتُبَانِ، کَانُوْا یَکْتُبُوْنَ۔

کَانَتْ تَکْتُبُ (وہ لکھتی تھی)، کَانَتَا تَکْتُبَانِ، کُنَّ یَکْتُبْنَ اسی طرح آخر تک۔

تنبیہ ۳:۔ کَانَ کا مضارع یَکُوْنُ ہے اس کی گردان یوں ہوگی:

یَکُوْنُ، یَکُوْنَانِ، یَکُوْنُوْنَ۔ تَکُوْنُ، تَکُوْنَانِ، یَکُنَّ۔

تَکُوْنُ، تَکُوْنَانِ، تَکُوْنُوْنَ۔ تَکُوْنِیْنَ، تَکُوْنَانِ، تَکُنَّ۔

اَکُوْنُ، نَکُوْنُ۔

(۴) ماضی شکّیہ

۴ - جس جملے میں فعل ماضی ہو اس پر لفظ لَعَلَّ (شاید) بڑھانے سے ماضی شکّیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَعَلَّ زَيْدًا ذَهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ (شاید زید مسجد گیا ہوگا) +

ماضی پر لفظ يَكُوْنُ داخل کرنے سے بھی ماضی شکّیہ کے معنی پیدا ہوسکتے ہیں: يَكُوْنُ* زَيْدٌ ذَهَبَ (زید گیا ہوگا) +

تنبیہ ۴:- لَعَلَّ فعل سے لگ کر نہیں آسکتا۔ اس کے بعد کوئی اسم آئیگا جو منصوب ہوگا۔ یا تو کوئی ضمیر آئیگی +

(۵) ماضی تمنّی یا ماضی شرطیّہ

۵- ماضی پر لفظ لَوْ (اگر۔ کاش) بڑھانے سے ماضی شرطیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا) +

تنبیہ ۵: لَحَصَدْتَ میں لَ کے معنی ہیں "ضرور" "البتہ"۔ لَوْ کے جوابی جملے میں یہ لامِ تاکید لگانا پڑتا ہے۔ مگر کبھی نہیں بھی لگاتے ہیں +

ماضی شرطیہ کے لئے کبھی لَوْ کے بعد كَانَ یا اس کا کوئی صیغہ بھی بڑھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ماضی بھی لاتے ہیں اور مضارع بھی۔ مگر معنی میں ذرا سا فرق ہوجاتا ہے: لَوْ كُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تونے بویا ہوتا

---

* کے معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں "زید جاچکا ہوگا" زمانہ مستقبل میں اِنْ ذَهَبْتَ عِنْدَ زَيْدٍ صَبَاحًا فَهُوَ يَكُوْنُ ...

لَوْ كُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ نَجَحْتَ (اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو ضرور کامیاب ہو جاتا)

لَيْتَمَا یا لَيْتَ بڑھانے سے ماضی تمنّی کے معنی پیدا ہوتے ہیں:
لَيْتَمَا نَجَحْتُ (کاش کہ میں کامیاب ہوتا)۔ لَيْتَ زَيْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔

تنبیہ ۶:۔ لَعَلَّ کی طرح لَيْتَ بھی اسم پر یا ضمیر پر داخل ہوا کرتا ہے۔ اور اسم کو نصب دیتا ہے۔

۶۔ یہ بھی یاد رکھو کہ كَانَ اور اس کے مشتقات اکثر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت خبر حالتِ نصبی میں ہوتی ہے: كَانَ رَشِيْدٌ جَالِسًا (رشید بیٹھا تھا)۔ كَانَتِ الْاَوْلَادُ قَائِمِيْنَ (لڑکے کھڑے تھے)۔

تنبیہ ۷:۔ تم نے كَانَ اور يَكُوْنُ کی گردانیں تو پڑھ لیں۔ اسی کے قیاس پر قَالَ اور يَقُوْلُ کی گردانیں کر لو۔ کیونکہ ان کی مدد سے زیادہ جملے بنا سکو گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۷

بَذَلَ الْجُهْدَ (ن)	کوشش کرنا	عَذَرَ (ض)	معذور رکھنا۔ درگذر کرنا
جَهِلَ (س)	نہ جاننا	عَذَلَ (ض)	ملامت کرنا
سَمَحَ (ف)	درگذر کرنا۔ اجازت دینا	عَقَلَ (ض)	سمجھنا
صَدَقَ (ن)	سچ بولنا	غَضِبَ (س)	غصہ ہونا

فَازَ (یَفُوزُ۔ اس کی گردان کَانَ کے جیسی کرلو)	کامیاب ہونا۔ پالینا	نَقَصَ (ن)	کم کر دینا
لَبِثَ (س)	قیام کرنا۔ ٹھیرنا	وَعَظَ (یَعِظُ)	نصیحت کرنا
اَزْهَرُ	مصر کا سب سے بڑا اور قدیمی مدرسہ	عَلِيْمٌ	بڑا جاننے والا
تُرَابٌ	مٹی	عَلَّامٌ	بہت بڑا جاننے والا
جُهْدٌ	کوشش	غُرْفَةٌ (ج غُرَفٌ)	بالاخانہ۔ کمرہ
حَقْلٌ	کھیت	غَيْبٌ (ج غُيُوْبٌ)	پوشیدہ بات
خَاتَمٌ	مُہر۔ آخری	قُبَيْلَ	ذرا پہلے
سَعِيْرٌ	دہکتی آگ۔ دوزخ	كِتَابٌ حَفِيْظٌ	محفوظ رکھنے والی کتاب
صَاحِبٌ (ج اَصْحَابٌ)	ساتھی۔ والا	لَا بَأْسَ	کوئی اندیشہ نہیں
ضَيْفٌ (ج ضُيُوْفٌ)	مہمان	مَقَالَةٌ	بات
ضَاحِيَةٌ	شہر کا بیرونی حصہ	نَاجِحٌ	کامیاب

مشق نمبر ۱۸ (الف)

جن الفاظ پر لکیر لگی ہے وہی اس سبق سے خاص تعلق رکھتے ہیں

(۱) هَلْ اَخُوكَ فِي الْبَيْتِ؟	هُوَ قَدْ خَرَجَ الْاٰنَ اِلَى الضَّاحِيَةِ
(۲) وَاَيْنَ اَبُوكَ؟	لَعَلَّهُ ذَهَبَ اِلَى الْحَقْلِ
(۳) اَيَّ دَرْسٍ قَرَأْتَ الْيَوْمَ؟	قَدْ قَرَأْتُ الدَّرْسَ التَّاسِعَ عَشَرَ

سوال	جواب
	وَسَوْفَ أَقْرَأُ الدَّرْسَ الْعِشْرِيْنَ غَدًا
(۴) يُوْسُفُ! مَا كُنْتَ تَقْرَأُ الْبَارِحَةَ؟	يَا سَيِّدِي كُنْتُ أَقْرَأُ الْجَرِيْدَةَ
(۵) لِمَ كُنْتَ ذَهَبْتَ إِلٰى تِلْكَ الْقَرْيَةِ؟	هُنَاكَ حَدِيْقَةٌ لَنَا فَذَهَبْتُ وَرَأَيْتُ أَحْوَالَهَا
(۶) هَلْ كُنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيْنَا؟	نَعَمْ كُنَّا نَنْظُرُ مِنَ الْغُرْفَةِ
(۷) يَا زَيْدُ لِمَ غَضِبْتَ عَلٰى أُخْتِكَ الْمُعَلِّمَةِ؟	هِيَ مَا كَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوْسَهَا
(۸) هَلْ أَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟	يَا أَخِي أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ لٰكِنْ بِالْأَمْسِ مَا حَفِظْتُ لِأَنِّي كُنْتُ مَشْغُوْلًا فِي خِدْمَةِ الضُّيُوْفِ
(۹) مَنْ كَانَ الضَّيْفُ عِنْدَكُمْ؟	هٰؤُلَاءِ كَانُوْا مِنْ عُلَمَاءِ الْأَزْهَرِ
(۱۰) يَا لَيْتَنِي عَلِمْتُ بِهِمْ فَحَضَرْتُ لِزِيَارَتِهِمْ كَمْ يَوْمًا يَلْبَثُوْنَ عِنْدَكُمْ؟	لَعَلَّهُمْ يَلْبَثُوْنَ عِنْدَنَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ
(۱۱) لَوْ سَمِعَ أَبُوْكَ لَحَضَرْتَ بَعْدَ	لَا بَأْسَ يَا أَخِي! أَبِي يَفْرَحُ بِرُؤْيَتِكَ

اَلْمَغْرِب	فَاَنْتَ ابْنُ صَدِيْقِهٖ
(۱۲) يَا سَعِيْدُ! هَلْ كَانَ اَخُوْكَ نَاجِحًا وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ؟	نَعَمْ هُوَ كَانَ نَاجِحًا فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ
(۱۳) هَلْ نَجَحْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ؟	يَا لَيْتَنِيْ نَجَحْتُ وَفُزْتُ بِالشَّهَادَةِ
(۱۴) لَوْ بَذَلْتَ جُهْدَكَ لَنَجَحْتَ	صَدَقْتَ يَا سَيِّدِيْ

مشق نمبر ۱۸ (ب)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ (۲) مَا كُنَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا (۳) وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا [كُنَّا فِيْ] اَصْحَابِ السَّعِيْرِ (۴) وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ [لَكَا]نَ خَيْرًا لَّهُمْ (۵) اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ٭ تَعْلَمُ مَا [فِيْ نَفْ]سِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۔ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (۶) وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا (۷) وَكَانَ اللّٰهُ [عَلِيْمًا] حَكِيْمًا (۸) وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا [(۹)] مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ [وَخَاتَ]مَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ٭

ذیل میں خلیل نحوی کے دو شعر ہیں جو بڑے مزیدار اور قابلِ غور ہیں

[حا]شیہ جو کچھ ٭ لہ کَانَ کی خبر ہے اس لئے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو اسی سبق میں ...)

علامہ خلیل جس وقت علم عروض کی ایجاد کر رہے تھے اور اشعار کو اوزان پر تول رہے تھے تو اُن کے لڑکے نے سمجھا کہ باپ بے معنی بکواس کر رہا ہے اس لئے اس نے باپ کی دیوانگی کا شور اُٹھایا۔ اس وقت خلیل نے یہ جواب دیا:-

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُوْلُ عَذَرْتَنِيْ • أَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُكَا
لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِيْ فَعَذَلْتَنِيْ • وَعَلِمْتُ أَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

تنبیہ۔ پہلے شعر کے آخر میں عَذَلْتُكَا در اصل عَذَلْتُكَ ہے اسی طرح دوسرے شعر میں عَذَرْتُكَا در اصل عَذَرْتُكَ ہے۔
شعر کے آخر میں آواز تاننے کے لئے الف یا واو یا ی بڑھانا جائز ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میرا بھائی ابھی تفریح کے لئے باغ میں گیا ہے، شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لَوٹ آئیگا (۲) میں کل ایک گاؤں میں گیا تھا تو مجھے دیکھ رہا تھا؟ (۳) ہاں میں تجھے مسجد کے منارے [مَنَارَة] سے دیکھ رہا تھا تو گھوڑے پر سوار تھا (۴) ہم نے تمہارے چچا کو دیکھا وہ گذشتہ رات اخبار پڑھ رہے تھے (۵) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟ (۶) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا (۷) محمود اپنا سبق ہر روز یاد کیا کرتا تھا لیکن آج وہ مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھا (۸) اگر ہم کوشش کرتے تو ضرور سالانہ امتحان میں کامیاب ہوجاتے (۹) کیا تم حیدرآباد میں چائے پیا کرتے تھے (۱۰) میں

لہ یہ مَا موصولہ ہے اس کے معنی ہیں "جو"۔ "جو کچھ"۔

بمبئی میں صبح شام چائے پیا کرتا تھا لیکن حیدرآباد میں چائے چھوڑ دی ۔

الدَّرْسُ العِشْرُوْنَ (الف)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

۱۔ فعلوں میں مضارع ہی مُعْرَبْ (دیکھو سبق ۱۰-۱۰) ہے ماضی اور امر حاضر مَبْنِی ہیں ۔

تنبیہ ا:۔ یاد رکھو اسم معرب کا اعراب رَفْع، نَصْب اور جَرّ ہے اور فعل مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جَزْم ہے یعنی اسم کے آخر میں جزم نہیں آتا اور فعل کے آخر میں جر نہیں آتا۔ ہاں کسی عارضی وجہ سے آجائے تو وہ اور بات ہے ۔

۲۔ مضارع پر لَمْ داخل ہو تو آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے اس لئے اس کو حرف جازم کہتے ہیں اور لَنْ داخل ہو تو آخر میں نَصْب پڑھا جاتا ہے اس لئے اس کو حرف ناصب (زبر دینے والا حرف) کہتے ہیں۔ حرف جازم و ناصب کی وجہ سے ساتوں نون اعرابی بھی گرا دیئے جاتے ہیں۔ یہ تو لفظی تغیر ہے معنی میں یہ تغیر ہوتا ہے کہ لَمْ کی وجہ سے مضارع ماضی منفی بن جاتا ہے: لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا)، یہی معنی ہیں مَا فَعَلَ کے۔ اور لَنْ کی وجہ سے مضارع میں نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں نیز یہ کہ مضارع اس وقت زمانہ مستقبل

مگر جمع مؤنث غائب و مخاطب کے صیغے معرب نہیں: ان میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی ۔

کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے: لَنْ يَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کریگا)۔

ذیل کی گردانوں میں مقابلہ کرکے لفظی اور معنوی فرق کو خوب سمجھ لو۔

اَلْمُضَارِعُ الْمَرْفُوْعُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ
يَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کریگا)	لَنْ يَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کریگا)	لَمْ يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا)
يَفْعَلَانِ (وہ دو مرد کرتے ہیں یا کرینگے)	لَنْ يَفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کرینگے)	لَمْ يَفْعَلَا (ان دو مردوں نے نہیں کیا)
يَفْعَلُوْنَ	لَنْ يَفْعَلُوْا (وہ بہت مرد ہرگز نہیں کرینگے)	لَمْ يَفْعَلُوْا (ان بہت مردوں نے نہیں کیا)
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز نہیں کریگی)	لَمْ تَفْعَلْ (اس ایک عورت نے نہیں کیا)
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
يَفْعَلْنَ	لَنْ يَفْعَلْنَ	لَمْ يَفْعَلْنَ
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلُوْنَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلُوْا
تَفْعَلِيْنَ	لَنْ تَفْعَلِيْ	لَمْ تَفْعَلِيْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ
أَفْعَلُ	لَنْ أَفْعَلَ	لَمْ أَفْعَلْ
نَفْعَلُ	لَنْ نَفْعَلَ	لَمْ نَفْعَلْ

تنبیہ ۲:- یَکُوْنُ پر حروف ناصبہ داخل ہوں تو معمولی طور سے گردان ہوگی۔ لیکن حروف جازمہ داخل ہوں تو اس کی گردان یوں ہوگی :- لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) لَمْ یَکُوْنَا، لَمْ یَکُوْنُوْا، لَمْ تَکُنْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ یَکُنَّ، لَمْ تَکُنْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ تَکُوْنُوْا، لَمْ تَکُوْنِیْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ تَکُنَّ، لَمْ اَکُنْ، لَمْ نَکُنْ ۔

اسی طرح یَقُوْلُ سے لَمْ یَقُلْ (اُس نے نہیں کہا) کی گردان کرلو ۔

۳۔ لَمْ کے سوا حروف جازمہ چار اور ہیں: لَمَّا (نہیں۔ اب تک نہیں) اِنْ (اگر) لام امر (لِ) اور لائے نہی ۔

مضارع پر لَمَّا داخل ہو تو لفظ اور معنی میں لَمْ کے مانند تغیر پیدا کردیتا ہے : لَمَّا یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا یا اب تک نہیں کیا)

اِنْ "حرفِ شرط" ہے اور شرط کے لئے "جزا" کی ضرورت ہوتی ہے جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہونگے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)

تنبیہ ۳:- کبھی اِنْ پر لام بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں معنی وہی رہتے ہیں۔ البتہ معنی میں کچھ زور پیدا ہوجاتا ہے

لامِ امر اور لائے نہی کا بیان اکیسویں سبق میں ہوگا ۔

۴۔ حروفِ ناصبہ لَنْ کے سوا اور بھی ہیں: اَنْ (کہ) کَیْ یا لِکَیْ

(تاکہ) ۔ اِذَنْ[1] (تب) ۔ لِ (تاکہ ۔ اسے لام کَیْ کہتے ہیں) لِئَلَّا = لِاَنْ لَا (تاکہ نہیں) ۔ حَتّٰی (تاکہ ۔ یہاں تک کہ)

: اَمَرْتُہٗ اَنْ یَذْھَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے) اَقْرَءُ کَیْ اَفْھَمَ (میں پڑھتا ہوں تاکہ سمجھوں) اِذَنْ تَنْجَحَ (تب تو تو کامیاب ہوگا) مَنَحْتُہٗ کِتَابًا لِیَقْرَءَ (میں نے اسے ایک کتاب دی تاکہ وہ پڑھے) ۔ یا لِئَلَّا یَجْھَلَ (تاکہ وہ نادان نہ رہے) یا حَتّٰی یَفْرَحَ (تاکہ وہ خوش ہو) +

تنبیہ ۴ :۔ اِنْ اور حَتّٰی ماضی پر بھی داخل ہوتے ہیں مگر لفظ میں کوئی تغیّر نہیں پیدا کرتے ۔ ہاں اِنْ کی وجہ سے ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں : اِنْ قَرَأْتَ فَہِمْتَ (اگر تو پڑھیگا تو سمجھیگا)

تنبیہ ۵ :۔ لِ اور حَتّٰی حروف جارّہ میں سے بھی ہیں جب کسی اسم پر داخل ہوں تو ان کی وجہ سے اسم کے آخر میں جر (زیر) پڑھا جائیگا : لِزَیْدٍ (زید کے واسطے) حَتَّی الْمَسَاءِ (شام تک) +

تنبیہ ۶ :۔ حرف استفہام (اَ) کے بعد اور اِنْ کے بعد نفی کے لئے اکثر لَمْ کا استعمال ہوتا ہے : اَلَمْ تَعْلَمْ (کیا تو نے نہیں جانا) اِنْ لَمْ تَعْلَمْ (اگر تو نے نہیں جانا) +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۸

اَذِنَ (س)	اجازت دینا	اَمَرَ (ن)	حکم کرنا

[1] اِذَنْ کو اِذًا بھی لکھا جاتا ہے +

لفظ	معنی	لفظ	معنی
بَرِحَ (س)	ٹلنا۔ ہٹنا	طَرَقَ (ن) / قَرَعَ (ف)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَسَطَ (ن)	پھیلانا		
بَلَغَ (ن)	پہنچنا	کَسِلَ (س)	سستی کرنا
حَزِنَ (س)	آزردہ ہونا	لَعِقَ (س)	چاٹنا
حَزَنَ (ن)	آزردہ کرنا	نَدِمَ (س)	شرمندہ ہونا
حَکَمَ (ن)	حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا	نَفَعَ (ف)	فائدہ دینا
ذَبَحَ (ف)	ذبح کرنا	فَاتَّقُوْا	پس ڈرو تم۔ بچو تم
شَبِعَ (س)	سیر ہونا۔ پیٹ بھر جانا		
جَائِعٌ	بھوکا	فِرَاقٌ	جدائی
سَبُعٌ (ج سِبَاعٌ)	درندہ	مَجْدٌ	بزرگی
صَبْرٌ	صبر۔ برداشت / ایلوہ جو کڑوی دوا ہے	مَرَامٌ	مقصد
		وَحْشٌ (ج وُحُوْشٌ)	جنگلی جانور
طَیْرٌ (ج طُیُوْرٌ)	پرندہ	وِفَاقٌ	موافقت۔ اتفاق
عِنَبٌ (الف)	انگور	وَھْلَةٌ	دفعہ۔ ہلہ

مشق نمبر ۱۹

(۱) لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰی تَلْعَقَ الصَّبْرَ (۲) لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ مَنْ [جزئے] لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ [حدیث] (۳) لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبَنَ

كَيْ يَنْفَعَكَ (۴) كَانَ سَعِيْدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا (۵) اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ (۶) اِنْ لَمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ (۷) اِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ (۸) اَمَرْتُ خَادِمِيْ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ حَتّٰى اَرْجِعَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ (۹) كُنَّا جَائِعِيْنَ فَاَكَلْنَا الْعِنَبَ حَتّٰى شَبِعْنَا (۱۰) اِنْ تَذْهَبْ اِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ الْوُحُوْشِ وَالسِّبَاعِ وَالطُّيُوْرِ (۱۱) قَالَ لِيْ يُوْسُفُ اِنِّيْ بَذَلْتُ تَمَامَ جُهْدِيْ لِاَنْجَحَ قُلْتُ لَهُ اِذَنْ تَبْلُغَ مَرَامَكَ (۱۲) اِنْ لَمْ يَكُنْ وِفَاقٌ فَفِرَاقٌ (۱۳) اَلَمْ تَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ لِتَفْهَمَ الْعَرَبِيَّةَ؟ (۱۴) لَا يَحْزُنُنِيْ اَنْ لَمْ اَبْلُغْ مَرَامِيْ فِيْ اَوَّلِ وَهْلَةٍ بَلْ لَنْ اَتْرُكَ السَّعْيَ حَتّٰى اَبْلُغَ اِلَيْهِ ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ (۲) لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ (۳) قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً (۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ (۵) اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ (۶) لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ

يَدِىَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ (٧) وَلَمَّا [اب تک نہیں] يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ (٨) فَعَلِمَ مَا [جو] لَمْ تَعْلَمُوا (٩) أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةً ؟ (١٠) أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ؟ (١١) إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا تونے قرآن نہیں پڑھا؟ (۲) میں نے قرآن پڑھا لیکن اس کے معنی [مَعْنَاهُ] نہیں سمجھے (۳) اے مریم! تو دودھ کیوں نہیں دیتی تاکہ تجھے فائدہ بخشے (۴) میں آج ہرگز جانے نہیں پاؤنگی (۵) کون دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے؟ (۶) میری بہن دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی تو میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ وہ آزردہ نہ ہو (۷) میں نے امرود کھائے یہاں تک کہ سیر ہوگیا (۸) اگر کامیاب ہوگے تو تمھیں انعام ملیگا (۹) اللہ نے انسان کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی پرستش کریں (۱۰) ہم قرآن پڑھتے ہیں تاکہ اس کو سمجھیں اور اس پر [بِهٖ] عمل کریں (۱۱) وہ لڑکی قرآن پڑھتی رہی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا (۱۲) اگر تو میری مدد کریگا تو میں تیری مدد کرونگا (۱۳) وہ دونوں اپنی جگہ سے ہرگز نہ ہلینگے یہاں تک کہ ان کو اجازت دو (۱۴) کیا تو مدرسہ میں کل حاضر نہیں تھا؟ (۱۵) کیا تم نے ریڈیو میں خبریں نہیں سنیں؟

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ (ب)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں (گذشتہ سے پیوستہ)

اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَنُوْنِ التَّاكِيْدِ

۱- کبھی مضارع پر لام (لَ) لگا کر آخر میں نون مشدّد (جسے نُوْنِ ثَقِيْلَہ کہتے ہیں) یا نون ساکن (جسے نُوْنِ خَفِيْفَہ کہتے ہیں) بڑھایا جاتا ہے۔ اس لام اور نون سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس لئے ان کو لامِ تاکید و نونِ تاکید کہتے ہیں: يَكْتُبُ سے لَيَكْتُبَنَّ یا لَيَكْتُبَنْ (وہ ضرور ضرور لکھیگا)۔

۲- اس لام اور نون کی وجہ سے بھی مضارع میں تغیّرات ہوتے ہیں جو تمہیں ذیل کی گردان سے معلوم ہونگے۔ مقابلہ کے لئے سادہ مضارع کی گردان پہلے لکھی ہے:-

اَلْمُضَارِعُ السَّاذَجُ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الثَّقِيْلَةِ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الْخَفِيْفَةِ	تغیّرات
يَكْتُبُ	لَيَكْتُبَنَّ	لَيَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے (دیکھو سبق ۸-۳)
يَكْتُبَانِ	لَيَكْتُبَانِّ	•	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے (دیکھو سبق ۲ تنبیہ)
يَكْتُبُوْنَ	لَيَكْتُبُنَّ	لَيَكْتُبُنْ	اس میں واوِ جمع اور نونِ اعرابی ساقط ہے

المضارع المثبت	المضارع مع لام التاكيد والنون الثقيلة	المضارع مع لام التاكيد والنون الخفيفة	تغیرات
تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	•	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے
يَكْتُبْنَ	لَيَكْتُبْنَانِّ	•	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے
تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	•	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبُونَ	لَتَكْتُبُنَّ	لَتَكْتُبُنْ	اس میں واوِ جمع اور نونِ اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبِينَ	لَتَكْتُبِنَّ	لَتَكْتُبِنْ	اس میں ی اور نونِ اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	•	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبْنَ	لَتَكْتُبْنَانِّ	•	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے
أَكْتُبُ	لَأَكْتُبَنَّ	لَأَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے
نَكْتُبُ	لَنَكْتُبَنَّ	لَنَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے

تنبیہ ۱:- نونِ ثقیلہ کی گردان میں نون کے پہلے جن چھ صیغوں میں الف آتا ہے وہ صیغے نونِ خفیفہ کے ساتھ نہیں آتے (دیکھو اوپر کی گردان)۔

تنبیہ ۲:- نونِ خفیفہ کو بعض اوقات تنوین سے بدل دیتے

ہیں: لَنَسْفَعًا (= لَنَسْفَعَنْ) بِالنَّاصِيَةِ (ہم ضرور ضرور پیشانی کے بال (پکڑ کر) گھسیٹیں گے)۔

تنبیہ ۳:- اکثر لام تاکید و نون تاکید کے ساتھ مضارع کا استعمال قسم کے بعد ہوا کرتا ہے: وَاللّٰهِ لَأَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ (خدا کی قسم میں ضرور دودھ پیوں گا)۔

تنبیہ ۴:- مضارع پر صرف لام تاکید بھی آجاتا ہے۔ اس سے لفظ میں تو کوئی تغیر نہیں ہوتا البتہ معنی میں فعل مضارع زمانہ حال سے مخصوص ہوجاتا ہے: لَيَكْتُبُ زَيْدٌ (زید لکھ رہا ہے)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۹

أَمِنٌ	باامن۔ امن دینے والا	صَائِغٌ	ذلیل۔ چھوٹا
بُنْدُقِيَّةٌ	بندوق	صَيْدٌ	شکار
خَاسِرٌ	خسارہ پانے والا		
رَبَّنَا	اے ہمارے پروردگار	اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ	حرمت والی مسجد۔ مکۂ معظمہ کی مسجد جہاں خانۂ کعبہ ہے
سَجَنَ (ن)	قید کرنا		
شَاءَ (يَشَاءُ)	چاہنا	فِي هٰذَا الْعَامِ	اِس سال میں

مشق نمبر ۲۰

(۱) لَأَكْتُبَنَّ الْيَوْمَ مَكْتُوبًا إِلَى خَالَتِي (۲) لَنَذْهَبَنَّ غَدًا إِلَى الصَّيْدِ

(۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ لَيَقْتَتِلَانِّ لِأَنَّهُمَا قَاتِلَا زَيْدٍ [دیکھو سبق ۱۱-۱]
(۴) لَتَحْضُرَنَّ النِّسْوَةُ الْمُصَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ وَلَيَسْمَعْنَانِّ الْخُطْبَةَ
(۵) هٰذَا الْوَلَدُ لَنْ يَقْرَءَ وَلَنْ يَكْتُبَ أَمَّا أُخْتَاهُ فَإِنَّكَ فَلَتَقْرَآنِّ وَلَتَكْتُبَانِّ (۶) لَيَنْجَحَانِّ أَخَوَايَ فِي هٰذَا الْعَامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ (۲) لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ (۳) رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۴) لَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ [اسے حکم] لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا [=لَيَكُونَنْ] مِنَ الصَّاغِرِينَ ○

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آج میرا بھائی ضرور ہی مدرسے میں حاضر ہوگا (۲) وہ دونوں تم سے کتاب ضرور ہی طلب کرینگے (۳) اگر تم کوشش نہ کروگے [تو] ضرور فیل ہو جاؤگے (۴) اگر آپ مجھے حکم دیں [تو] میں ضرور ہی شکار کو جاؤنگا اور اگر ہماری طرف کوئی شیر نکلا تو بخدا میں اسے ضرور بندوق سے ماروں گا (۵) وہ دونوں لڑکیاں آپ کے پاس نہ آئینگی لیکن ہم تو ضرور حاضر ہوں گے (۶) میں انشاء اللہ امسال ضرور کامیاب ہونگا ○

سوالات نمبر ۱

(۱) ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی تمنّی اور ماضی شرطیہ کس طرح بنائے جاتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دو

(۲) کَانَ کا مضارع کیا ہوگا؟

(۳) فعلوں میں کون سا فعل متعدی ہے؟

(۴) حروفِ جازمہ کون سے ہیں؟

(۵) لَمْ یا لَمَّا مضارع پر داخل ہو تو اس کے لفظ اور معنی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

(۶) حروفِ ناصبہ کون سے ہیں؟

(۷) حروفِ ناصبہ کے داخل ہونے سے مضارع کے معنی اور اعراب میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

(۸) مضارع میں نونِ اعرابی کتنے صیغوں میں آتا ہے؟

(۹) کس حالت میں مضارع کا نونِ اعرابی تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے؟

(۱۰) مضارع کی گردان میں ایسے کتنے صیغے ہیں جن پر حروفِ جازمہ اور ناصبہ کا اثر تلفظ میں نہیں ہوتا؟

(۱۱) نونِ تاکید کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۱۲) نونِ خفیفہ کی گردان میں کون کون سے صیغے نہیں آتے؟

(۱۳) لَنَسْفَعًا کون سا فعل اور صیغہ ہے؟

(۱۴) لامِ تاکید اور نونِ تاکید لگانے سے مضارع کے تلفظ اور معنی میں کیا ہیر پھیر ہوتا ہے؟

(۱۵) فعلِ مضارع زمانۂ مستقبل کے ساتھ کب مخصوص ہو جاتا ہے اور زمانۂ حال کے ساتھ کب؟ یعنی کونسا حرف لگانے سے مستقبل کے لئے اور کونسا حرف لگانے سے حال کیلئے مخصوص ہو جاتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَمْرُ وَالنَّھْیُ

۱۔ جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اُسے فعلِ اَمْر کہتے ہیں۔ اور جس فعل سے کسی کام سے باز رہنے کا حکم سمجھا جائے اُسے فعلِ نَھْی کہتے ہیں۔

۲۔ فعلِ اَمْر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک امر حاضر اور فی الحقیقت اَمْر یہی ہے۔ دوسرا امر غائب

اَمْرِ مُتَکَلِّم کے چونکہ دو ہی صیغے ہوتے ہیں اس لئے اُسے امر غائب ہی کے ماتحت کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ امر حاضر معروف بنانے کا طریق یہ ہے کہ مضارع کی علامت (ت) کو حذف کر کے شروع میں ہمزۂ وصل (ھَمْزَۃُ الْوَصْل دیکھو اصطلاح نمبر ۲۸) لگا دیں۔ اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزۂ وصل بھی مضموم کر دیں ورنہ مکسور۔ اور لامِ کلمہ کو جزم دیدیں: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو مدد کر)، تَذْھَبُ سے اِذْھَبْ (تُو جا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تُو مار)

تنبیہ ۱:۔ اگر علامتِ مضارع کا مابعد ساکن نہ ہو تو ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں: تَعِدُ سے امر حاضر عِدْ (تُو وعدہ کر) ہوگا۔

گردان امر حاضر معروف

اوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	اِضْرِبْ تو (ایک مرد) مار	اِضْرِبِیْ تو (ایک عورت) مار
تثنیہ	اِضْرِبَا تم (دو مرد) مارو	اِضْرِبَا تم (دو عورتیں) مارو
جمع	اِضْرِبُوْا تم (بہت مرد) مارو	اِضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں) مارو

تنبیہ ۲:۔ امر حاضر میں جو ہمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ چونکہ ہَمْزَۃُ الْوَصْل ہے اس لئے جب اس کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو همزہ کا تلفظ نہیں کرتے: یَا نُوْحُ اهْبِطْ (اے نوح اتر جا) یَاٰدَمُ اسْکُنْ (اے آدم تو سکونت اختیار کر) در اصل اِهْبِطْ اور اُسْکُنْ ہے۔

تنبیہ ۳:۔ کَانَ کے امر میں همزۃ الوصل نہیں آتا۔ اس کے امر کی گردان یہ ہے:۔ کُنْ (تو ہو جا)، کُوْنَا، کُوْنُوْا، کُوْنِیْ، کُوْنَا، کُنَّ۔

اسی طرح قَالَ یَقُوْلُ سے قُلْ (تو کہہ)، قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِیْ، قُوْلَا، قُلْنَ بنالو۔

۴۔ امر حاضر مجہول بنانا ہو تو مضارع مجہول پر لام امر [لِ] لگا دو اور آخر میں جزم کر دو: تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ (چاہئے کہ تو مارا جا)۔

گردان امر حاضر مجہول

اوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	لِتُضْرَبْ (چاہئے کہ تو [ایک مرد] مارا جا	لِتُضْرَبِي (چاہئے کہ تو [ایک عورت] ماری جا
تثنیہ	لِتُضْرَبَا (چاہئے کہ تم (دو مرد) مارے جاؤ)	لِتُضْرَبَا (چاہئے کہ تم [دو عورتیں] ماری جاؤ
جمع	لِتُضْرَبُوا (چاہئے کہ تم (بہت مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبْنَ (چاہئے کہ تم [بہت عورتیں] ماری جاؤ

۵ - امرِ غائب اور مُتَکلِّم، معروف ہو یا مجہول اسی طریق سے بنائے جاتے ہیں جو طریقہ امرِ حاضر مجہول بنانے کا ہے۔ یعنی لامِ امر دلِ، لگا کر بنائے جاتے ہیں۔ امر غائب کا صیغہ مضارع غائب سے اور متکلم کا متکلم سے، معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے۔ ذیل کی گردان تم سمجھ لوگے:-

فعل امر غائب و متکلم معروف	فعل امر غائب و متکلم مجہول
[لِيَضْرِ]بْ { وہ [ایک مرد] مارے یعنی اسے چاہئے کہ مارے }	لِيُضْرَبْ { وہ [ایک مرد] مارا جائے یعنی اُسے چاہئے کہ مارا جائے }
(اُن [دو مردوں] کو چاہئے کہ ماریں)	لِيُضْرَبَا (اُن [دو مردوں] کو چاہئے کہ مارے جائیں)
[illegible]	لِيُضْرَبُوا
(اُس [ایک عورت] کو چاہئے کہ مارے	لِتُضْرَبْ (اُس [ایک عورت] کو چاہئے کہ ماری جائے)
	لِتُضْرَبَا

لِيَضْرِبْنَ	لِيُضْرَبْنَ
لِأَضْرِبْ (مجھے چاہئے کہ ماروں)	لِأُضْرَبْ (مجھے چاہئے کہ مارا جاؤں یا ماری جاؤں)
لِنَضْرِبْ (ہمیں چاہئے کہ ماریں)	لِنُضْرَبْ (ہمیں چاہئے کہ مارے جائیں یا ماری جائیں)

تنبیہ ۴:- لامِ اَمْر کے ماقبل وَ یا فَ آئے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں، وَلْيَكْتُبْ (اور اسے چاہئے کہ لکھے)، فَلْتَخْرُجْ (پس اس عورت کو چاہئے کہ نکل جائے)۔

تنبیہ ۵:- لامِ کَیْ (لِ) جو مضارع کو نصب دیتا ہے (دیکھو سبق ۲۰-۳) وہ ساکن نہیں ہوتا: وَلِيَكْتُبَ (اور تاکہ وہ لکھے)۔

۶- نَفی کی بھی دو قسمیں ہیں حاضر اور غائب۔ لیکن ان کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ یعنی مضارع پر لائے نفی لگا کر آخر میں جزم کر دیں۔ مضارع حاضر کے صیغوں سے نَفی حاضر اور غائب کے صیغوں سے نَفی غائب کے صیغے بنتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی گردانوں سے معلوم کر لوگے:-

فعلِ نَفْیِ حاضر معروف	فعلِ نَفْیِ حاضر مجہول
لَا تَضْرِبْ (تو [ایک مرد] مت مار)	لَا تُضْرَبْ (تو [ایک مرد] نہ مارا جا)
لَا تَضْرِبَا (تم دونوں [مرد] نہ مارو)	لَا تُضْرَبَا
لَا تَضْرِبُوْا (تم [بہت مرد] نہ مارو)	لَا تُضْرَبُوْا
لَا تَضْرِبِيْ (تو [ایک عورت] مت مار)	لَا تُضْرَبِيْ (تو [ایک عورت] نہ ماری جا)

[لَا] تَضْرِبَا (تم دونوں [عورتیں] نہ مارو)	لَا تُضْرَبَا
[لَا] تَضْرِبْنَ (تم [بہت عورتیں] نہ مارو)	لَا تُضْرَبْنَ
فعل نفی غائب معروف	**فعل نفی غائب مجہول**
[لَا] يَضْرِبْ [وہ [ایک مرد] نہ مارے یعنی اسے چاہئے کہ نہ مارے]	لَا يُضْرَبْ [وہ [ایک مرد] نہ مارا جائے یعنی اسے چاہئے کہ نہ مارا جائے]
[لَا] يَضْرِبَا	لَا يُضْرَبَا
[لَا] يَضْرِبُوْا	لَا يُضْرَبُوْا
[لَا] تَضْرِبْ (وہ [ایک عورت] نہ مارے)	لَا تُضْرَبْ
[لَا] تَضْرِبَا	لَا تُضْرَبَا
[لَا] يَضْرِبْنَ	لَا يُضْرَبْنَ
لَا أَضْرِبْ	لَا أُضْرَبْ
لَا نَضْرِبْ	لَا نُضْرَبْ

تنبیہ ۶:- اَمْر اور نَفْی کے ساتھ بھی نون ثقیلہ و خفیفہ لگایا جاتا ہے: اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار)، لَا تَضْرِبَنَّ (ہرگز نہ مار) اِضْرِبُنْ (تم ضرور مارو)۔

تنبیہ ۷:- لَا دو قسم کا ہوتا ہے ایک لائے نَفْی جو ماضی یا مضارع کے لفظ میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتا۔ دوسرا لائے نفی جس سے

مضارع کے آخر میں جزم آتا ہے اور معنی میں نفی یعنی باز رکھنے کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ فعل نہی کی گردانوں میں تم نے دیکھا ۔

تنبیہ ۸ :- پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو کہ جب کسی لفظ کا آخری حرف ساکن ہو تو ما بعد سے ملانے کے وقت اسے کسرہ (ـِ) دیا جاتا ہے ؛ اِضْرِبْ سے اِضْرِبِ الْكَلْبَ (کتے کو مار) ، لَا يُؤْكَلْ سے لَا يُؤْكَلِ الطَّعَامُ بِغَيْرِ جُوْعٍ (بھوک بغیر کھانا نہ کھایا جائے) ۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۰

أَحْسَنْتَ	تو نے یا آپ نے بہت اچھا کیا	ضَحِكَ (س)	ہنسنا
بَارَكَ اللّٰهُ	اللہ برکت دے	قَنَتَ (ن)	عبادت کرنا
تَعَالَ	آ	لَبَّيْكَ (اس کی تشریح چوتھے حصے میں ہوگی)	جی ہاں حاضر ہوں
رَكَعَ (ف)	رکوع کرنا ۔ جھکنا		
سَجَدَ (ن)	سجدہ کرنا		
أَمْرٌ	حکم ۔ کام	دَائِمًا	ہمیشہ
أُمَّةٌ	جماعت ۔ قوم	ذُوْ قُرْبٰى	قرابت والا
حَيٌّ (ج أَحْيَاءٌ)	زندہ ۔ قبیلہ	رَاكِعٌ	جھکنے والا
خَجِلٌ	شرمندہ	سَائِغٌ	خوشگوار

سَبُّوْرَةٌ	تختۂ سیاہ	قَوَّامٌ	خوب قائم رکھنے والا کفیل
شَكُوْرٌ	بہت شکر گذار	عَلّٰی	شاید۔ اُمید ہے
شَاكِرٌ	شکر گذار	مَعْرُوْفٌ	نیک کام
شَفُوْقٌ	مہربان	مُعَيَّنَةٌ	مقررہ
طَبَاشِيْرٌ	کھریا مٹی	مَيِّتٌ (ج اَمْوَاتٌ)	مُردہ
عَلَى الرَّاْسِ وَالْعَيْنِ	سر اور آنکھ پر۔ بسروچشم	نَجَسٌ یا نَجِسٌ	ناپاک۔ گندہ
فَاحِشَةٌ (ج فَوَاحِشُ)	بے حیائی کا کام	هَا	ہاں خبردار۔ سُنو
قِسْطٌ	انصاف		

مشق نمبر ۲۱

جن الفاظ پر لکیر لگائی گئی ہے وہ اس سبق سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

۱) تَعَالَ يَا اَحْمَدُ وَاجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ	لَبَّيْكَ يَا سَيِّدِيْ
۲) اِشْرَبِ الشَّايَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَرَجٌ	لَا بَأْسَ فِيْهِ لٰكِنِ الْاٰنَ شَرِبْتُ فِي الْبَيْتِ
۳) فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ اِنْ كَانَ لَكَ رَغْبَةٌ فِيْهَا	نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ! سَمِعْتُ اَنَّ فِنْجَانَ الْقَهْوَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ يَنْفَعُ لِلْهَضْمِ
۴) لٰكِنْ لَا تَشْرَبْ اِلَّا عَلٰى اَوْقَاتٍ	اَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! هٰكَذَا اَفْعَلُ

مُعَيَّنَةٍ

(۵) يَا أَحْمَدُ! اِقْرَأْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ لِأَسْمَعَ قِرَاءَتَكَ

أَمْرُكَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ هَا أَنَا أَقْرَأُ آخِرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

(۶) آمِيْن. بَارَكَ اللهُ فِيْكَ يَا أَحْمَدُ وَاللهِ صَوْتُكَ سَائِغٌ لِلْآذَانِ[1] وَقِرَاءَتُكَ مُؤَثِّرَةٌ فِي الْقُلُوْبِ

إِنَّمَا هُوَ مِنْ كَرَمِ أَخْلَاقِكَ يَا سَيِّدِيْ

(۷) تَعَالَوْا يَا أَوْلَادُ اُكْتُبُوْا عَلَى السَّبُّوْرَةِ

بِأَيِّ شَيْءٍ نَكْتُبُ يَا سَيِّدَنَا

(۸) هَا هُوَ الطَّبَاشِيْرُ اُكْتُبُوْا بِهِ

مَنْ يَكْتُبُ مِنَّا أَوَّلًا

(۹) لِيَكْتُبْ حَامِدٌ أَوَّلًا

هَا أَنَا حَامِدٌ، مَاذَا أَكْتُبُ يَا سَيِّدِيْ؟

(۱۰) اُكْتُبْ "لَا تَشْرَبِ اللَّبَنَ عَلَى السَّمَكِ"

اُنْظُرْ يَا سَيِّدِيْ هَلْ هٰذَا صَحِيْحٌ؟

(۱۱) خَطُّكَ لَيْسَ بِجَمِيْلٍ يَا وَلَدُ!

نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ أَنَا خَجِلٌ عَلَى قُبْحِ خَطِّيْ

(۱۲) يَا أَوْلَادُ اُكْتُبُوْا دَائِمًا بِخَطٍّ جَمِيْلٍ فَإِنَّ حُسْنَ الْخَطِّ يَرْفَعُ قَدْرَ الْكَاتِبِ

نَشْكُرُكَ يَا أُسْتَاذَنَا الشَّفُوْقَ عَلَى نَصَائِحِكَ النَّافِعَةِ

[1] أُذُنٌ (کان) کی جمع آذَانٌ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ (۲) قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ (۳) يٰمَرْيَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (۴) فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (۵) اِذْهَبُوْا بِكِتَابِیْ هٰذَا (۶) يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ (۷) يٰبَنِیَّ [اے میرے بیٹو] لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (۸) لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (۹) لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ (۱۰) لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا [= عَنْ مَا] يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ (۱۱) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (۱۲) كُوْنُوْا قَوّٰامِيْنَ بِالْقِسْطِ (۱۳) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ (۱۴) وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ (۱۵) لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ (۱۶) اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا (۱۷) وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی (۱۸) وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا [= مِنْ مَا] لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو*

انظر یاخالد الی کتابك واقرأ درسك ولا تنظر الٰی یمینك والٰی یسارك - وان لم تفهم فاسئل استاذك - ولمّا فرغت[له] من الدّرس فاذهب الٰی بیتك ولا تلعب مع الاولاد فی الطّریق واحفظ دروسك بعد صلوٰة المغرب واکتب واجبات المدرسة ولا تکن من الغافلین.

واعلم انّ الغافل والکسلان لا ینجح یوم الامتحان

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہر حال میں شکر گذار رہ (۲) غم نہ کرو (۳) کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ اجازت نہ دی جائے (۴) اے میرے بیٹو! گھر میں داخل ہو جاؤ اور وہاں بیٹھ جاؤ (۵) اے لڑکی! اس کرسی پر بیٹھ اور اس باغ کی طرف دیکھ (۶) اے لوگو! اللہ کی پرستش کرو اور اس کے سوا [غَیْرَهٗ] کسی کی پرستش نہ کرو (۷) اے لڑکیو! مدرسے جاؤ اور قرآن پڑھو (۸) میرے چچا نے مجھے کہا [قَالَ لِیْ] آج تیرے گھر مت جا تو میں نہیں گیا (۹) اگر کپڑا نجس ہو تو دھو لیا جائے (۱۰) دودھ کے ساتھ مچھلی نہ کھائی جائے (۱۱) اگر تمھیں حرج نہ ہو تو ہمارے ساتھ کافی پی لو۔

* اگر کوئی لفظ نہ سمجھ سکو تو کلید میں دیکھو۔ له فَرَغَ (ف) فارغ ہونا۔

سوالات نمبر ۱۱

(۱) فعل اَمر اور فعل نَہی کی تعریف کرو
(۲) اَمر کی کتنی قسمیں ہیں ؟
(۳) افعال ثلاثی مجرد سے امر حاضر معروف کس طرح بنایا جائے ؟
(۴) امر حاضر میں جو ہمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ کیسا ہمزہ ہے ؟
(۵) امر حاضر مجہول کس طرح بنایا جاتا ہے ؟
(۶) امر غائب کے بنانے کا کیا طریقہ ہے ؟
(۷) باب نَصَرَ سے امر حاضر معروف کی گردان کرو۔
(۸) باب فَتَحَ سے امر حاضر اور امر غائب کی گردان کرو۔
(۹) باب سَمِعَ سے نہی حاضر کی گردان کرو
(۱۰) لَاتَضْرِبُنَّ اور لَاتَضْرِبَنْ کون سے فعل اور کون سے صیغے ہیں ؟
(۱۱) فعل کَانَ سے امر حاضر معروف کی گردان کرو۔
(۱۲) قُولِی کونسا فعل اور صیغہ ہے ؟
(۱۳) اُكْتُبْ کے ساتھ نون ثقیلہ اور خفیفہ لگا کر گردان کرو۔
(۱۴) لِيَقْرَءُوْا اور لِيَكْتُبُوْا کے پہلے وَ اور فَ آجائے تو کس طرح پڑھوگے ؟
(۱۵) ذیل کے جملے پڑھو اور ترجمہ کرو:۔
لاتضرب حیوانا۔ لایضرب حیوانٌ۔ اکتبوا یا اولاد علی السّبورة بالطباشیر انظری یا بنت الی البستان ولا تنظری الی الشمس۔ لیقرأ اخوك كتابا نافعا ولا يقرء كتابا غير نافع ؛

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَسْمَاءُ الْمُشْتَقَّةُ

۱۔ اسماء مشتقّہ سات ہیں (۱) اِسْمُ الْفَاعِلِ (۲) اسم الْمَفْعُوْلِ (۳) اسم الظَّرْفِ (۴) اسم الْاٰلَةِ (۵) اسم الصِّفَةِ (۶) اسم التَّفْضِيْلِ (۷) اسمُ الْمُبَالَغَةِ[1]۔

اِسْمُ الْفَاعِلِ

۲۔ ثلاثی مجرّد سے اسمِ فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا)۔ نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)۔ سَمِعَ سے سَامِعٌ (سننے والا)۔ فَتَحَ سے فَاتِحٌ (کھولنے والا۔ فتح کرنے والا)۔ حَسِبَ سے حَاسِبٌ (گمان کرنے والا۔ حساب کرنے والا)۔

مگر کَرُمَ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جو در اصل اسم صفت ہے جیسے کَرُمَ سے کَرِيْمٌ (سخی۔ بزرگ)۔ بَعُدَ سے بَعِيْدٌ (دُور) وغیرہ۔

اسم فاعل کی گردان اس طرح ہے

ذیل سے بائیں	واحد	تثنیة	جمع
مذکر	ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)	ضَارِبَانِ	ضَارِبُوْنَ
مؤنث	ضَارِبَةٌ (مارنے والی ایک عورت)	ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَاتٌ

[1] اسم المبالغہ کا بیان چوتھے حصہ میں پڑھو گے باقی سب اسی حصہ میں لکھے جائیں گے۔

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

۳۔ ثلاثی مجرد سے اسمِ مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے:
ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)۔ نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔
باب کَرُمَ لازم ہے اس لئے اس سے اسمِ مفعول نہیں آتا ہے۔

تنبیہ ۱۔ اسم الفاعل اور اسم المفعول کے استعمال کے طریقے چوتھے حصہ میں تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

اسم مفعول کی گردان

جمع	تثنیۃ	واحد	
مَنْصُوْرُوْنَ	مَنْصُوْرَانِ	مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)	مذکر
مَنْصُوْرَاتٌ	مَنْصُوْرَتَانِ	مَنْصُوْرَةٌ (مدد کی ہوئی ایک عورت)	مؤنث

اِسْمُ الظَّرْفِ

۴۔ اسم ظرف وہ ہے جو کسی فعل کی جگہ یا وقت بتائے۔ وہ مَفْعَلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔ لیکن باب ضَرَبَ سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جمع ہر ایک کی مَفَاعِلُ کے وزن پر رہتی ہے جیسے نَصَرَ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت)۔ ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)۔ طَلَعَ سے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کی جگہ یا وقت)۔

تنبیہ ۲۔ کبھی باب نَصَرَ سے بھی اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر

آتا ہے جیسے مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ)، مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ)
مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ) +

اسم ظرف کی گردان

	واحد	تثنیۃ	جمع
مذکر	مَكْتَبٌ	مَكْتَبَانِ	مَكَاتِبُ
مؤنث	مَكْتَبَةٌ	مَكْتَبَتَانِ	

اِسْمُ الْآلَةِ

۵۔ اسم آلہ وہ ہے جو اَوْزار کے معنی بتلائے۔ اور وہ مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ کے اوزان پر آتا ہے۔ مثلاً سَطَرَ (لکھنا) سے مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا آلہ)۔ فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ یعنی کنجی)۔ كَنَسَ سے مِكْنَسَةٌ (جھاڑنے کا آلہ یعنی جھاڑو) +

اسم آلہ کی گردان

	واحد	تثنیۃ	جمع
مذکر	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مَضَارِبُ
مؤنث	مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَتَانِ	
یہ وزن صرف مذکر ہے	مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِيبُ

تنبیہ ۳۔ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مَفْعِلَةٌ

کے وزن پر ثلاثی مجرّد کے مصادر بھی بنائے جاتے ہیں جنہیں مصدرِ میمی کہتے ہیں: مَنْظَرٌ (نظارہ)۔ مَرْجِعٌ (لوٹنا)۔ مَكْرَمَةٌ (بزرگی۔ بزرگ ہونا)۔ مَوْعِدَةٌ (وعدہ۔ وعدہ کرنا)۔ مَوْعِظَةٌ (نصیحت۔ نصیحت کرنا)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۱

اَلْآخِرَةُ	دوسری دنیا	سَنَةُ عِشْرِيْنَ	۲۰ سنہ
آلَاتُ الْحُرُوْبِ	جنگ کے اوزار	صَلُحَ (ك)	درست ہونا
اِعْتِدَالٌ	درمیانہ پن	طَرَقَ (ن)	ٹھوکنا۔ کوٹنا
اِمَامٌ	پیشوا	ظُلْمَةٌ (ج ظُلُمَاتٌ)	اندھیرا
اَنْدُلُس	ملک اسپین	عَدِيْدَةٌ	متعدد۔ کئی
جَلَالَةُ الْمَلِكِ	لفظی معنی بادشاہ کی بزرگی۔ بادشاہ کا لقب	قَطَعَ (ف)	کاٹنا
		قُفْلٌ (ج اَقْفَالٌ)	قفل۔ تالا
حَدِيْدٌ	لوہا	كُوْبٌ (ج اَكْوَابٌ)	گلاس
حَدَّادٌ	لوہار	مَاْكَلٌ (مصدرِ میمی)	کھانا
خَمْرٌ	شراب	مَزْرَعَةٌ	کھیتی
دُخُوْلٌ (مصدر)	داخل ہونا	مَشْرَبٌ (مصدرِ میمی)	پینا
سِكِّيْنٌ (ج سَكَاكِيْنُ)	چھری	مَصْنَعٌ	کارخانہ۔ مِل

مِطْرَقَةٌ	ہتھوڑا	مَنْجَلٌ	درانتی
مَعْمَلٌ	فیکٹری۔کارخانہ	مَنْقَعٌ	نائدے کی جگہ
مَقْعَدٌ	بینچ	مَوْضُوْعٌ	رکھا ہوا
مِكْيَالٌ	ماپنے کا پیمانہ	هِجْرَةٌ	ہجرت نبوی
مِنْشَارٌ	آری		

مشق نمبر ۲۲

(۱) أَنَا ذَاهِبٌ غَدًا إِلَى حَيْدَرَآبَاد (۲) هُمَا ذَاهِبَانِ إِلَى دِهْلِي (۳) هُمْ ذَاهِبُوْنَ إِلَى مَدْرَاس (۴) هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ ذَاهِبَاتٌ إِلَى لَاهُوْر (۵) أَخِيْ كَانَ ذَاهِبًا إِلَى بَنَارِسَ أَمْسِ [يَا بِالْأَمْسِ] (۶) نَحْنُ كُنَّا نَاجِحِيْنَ (۷) هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ وَتِلْكَ مَكْتَبَةٌ وَذٰلِكَ مَسْجِدٌ (۸) اَلْمَدْرَسَةُ مَفْتُوْحَةٌ (۹) هَلْ عِنْدَكَ مِفْتَاحُ هٰذَا الْبَيْتِ؟ (۱۰) نَعَمْ عِنْدِيْ مِفْتَاحُهٗ (۱۱) إِذَنْ لِمَ لَا تَفْتَحُ الْبَابَ؟ (۱۲) اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ لٰكِنَّ الدُّخُوْلَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَمْنُوْعٌ (۱۳) فَاتِحُ مِصْرَ هُوَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ الَّذِيْ فَتَحَهَا فِيْ سَنَةِ عِشْرِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ (۱۴) اَلْحَدَّادُ يَطْرُقُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَقَةِ وَيَصْنَعُ مِنْهُ الْمَفَاتِيْحَ وَالْأَقْفَالَ وَالْمَنَاجِلَ وَالسَّكَاكِيْنَ (۱۵) اَلنَّجَّارُ يَقْطَعُ الْخَشَبَ مِنَ الْمِنْشَارِ لِيَصْنَعَ مِنْهُ الْكَرَاسِيَّ وَالطَّاوِلَاتِ

وَالْمَقَاعِدَ (۱۶) سَمِعْنَا اَنَّ حُكُومَةَ جَلَالَةِ الْمَلِكِ النِّظَامِ عُثْمَانَ عَلِي خَانَ قَدْ فَتَحَتْ مَعَامِلَ وَمَصَانِعَ عَدِيْدَةً تُنْسَجُ فِيْ بَعْضِهَا الثِّيَابُ وَتُصْنَعُ فِيْ بَعْضِهَا اٰلَاتُ الْحَرْبِ (۱۷) يَا حَبِيْبِيْ يَلْزَمُ عَلَيْكَ الْاِعْتِدَالُ فِي الْمَاْكَلِ وَالْمَشْرَبِ كَيْ لَا تَكُوْنَ مَرِيْضًا (۱۸) كَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ شَارِبَ الْخَمْرِ فَلَمَّا قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَفَهِمَ مَوَاعِظَهٗ صَلُحَ حَالُهٗ (۱۹) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلُ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ (۲) قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (۳) اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا (۴) فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ فِيْهَا سُرُرٌ مَرْفُوْعَةٌ وَاَكْوَابٌ مَوْضُوْعَةٌ (۵) وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ (۶) وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ؟ (۷) اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں کل بمبئی جانے والا ہوں (۲) وہ کل لاہور جانے والا تھا (۳) لڑکی بہن حیدرآباد جانے والی ہے (۴) مدرسہ کا دروازہ کھولا ہوا ہے لائبریری کا دروازہ کھولا ہوا تھا (۶) اسپین کا فاتح طارق تھا

(۷) بمبئی میں بہت سے کارخانے [ملیں] ہیں ان میں سے بعض میں قیمتی کپڑے بُنے جاتے ہیں (۸) لوہار نے ہتھوڑے سے لوہا کوٹا اور اس سے ایک چُھری بنائی (۹) کیا تمھارے پاس آری ہے؟ (۱۰) اس کارخانے میں لڑائی کے اوزار بنائے جاتے ہیں +

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْن

اَسْمَاءُ الصِّفَةِ

۱۔ اِسْمُ الصِّفَةِ (اسمِ صفت) کے کثیر الاستعمال اوزان یہ ہیں :۔

الف) فَعِیْلٌ: سَعِیْدٌ (نیکبخت)، قَلِیْلٌ (تھوڑا)، کَثِیْرٌ (بہت) +

تنبیہ ۱۔ یہ وزن کبھی مُبَالَغَہ کے لئے بھی آتا ہے: عَلِیْمٌ (بڑا جاننے والا)، سَمِیْعٌ (بڑا سُننے والا) +

ب) فَعُوْلٌ یہ وزن بھی مُبَالَغَہ کے لئے آتا ہے: ظَلُوْمٌ (بڑا ظالم)، جَھُوْلٌ (بڑا جاہل)، کَسُوْلٌ (بڑا سست)، صَدُوْقٌ (بڑا سچا) +

ج) فَعْلَانُ: تَعْبَانُ (تھکا ماندہ)، غَضْبَانُ (غصے میں بھرا ہوا)، فَرْحَانُ (خوش)۔ یہ وزن اکثر غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰۔ ۷) ہوا کرتا ہے +

د) فَاعِلٌ: یہ وزن دراصل اسم الفاعل کے لئے ہے۔ لیکن بہتیرے اِسْمُ الصِّفَةِ بھی اس وزن پر آتے ہیں: صَادِقٌ (سچا)،

عَادِلٌ (منصف مزاج)، جَاهِلٌ (بے علم)، عَالِمٌ (علم والا) ٭

۲۔ جو اَسْمَاءُ الصِّفَةِ رنگ، حُلیہ یا جسمانی عیب ظاہر کرتے ہیں اُن کے اوزان یہ ہیں :۔

اَفْعَلُ واحد مذکر		فَعْلَاءُ واحد مؤنث	فُعْلٌ جمع مذکر و مؤنث
اَحْمَرُ	سُرخ	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ
اَسْوَدُ	سیاہ	سَوْدَاءُ	سُوْدٌ
اَبْيَضُ	سفید	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ (دراصل بُيْضٌ)
اَصَمُّ (= اَصْمَمُ)	بہرا	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰی (= اَعْمَيُ)	اندھا	عَمْيَاءُ	عُمْيٌ

اسی طرح اَزْرَقُ (نیلا)، اَخْضَرُ (سبز)، اَصْفَرُ (زرد)، اَطْرَشُ (بہرا)، اَخْرَسُ، اَبْكَمُ (گونگا)، اَعْرَجُ (لنگڑا)، اَحْدَبُ (کوزپشت)، اَحْوَرُ (سیاہ چشم)، اَعْوَرُ (ترچھی نظر والا)، اَعْيَنُ (بڑی آنکھ والا) وغیرہ لفظوں کو سمجھ لو ٭

تنبیہ ۲۔ اَحْوَرُ کی جمع حُوْرٌ اور اَعْيَنُ کی جمع عِيْنٌ ہے یہ دونوں لفظ زیادہ تر جنتی عورتوں کی صفت میں استعمال ہوتے ہیں یعنی سیاہ چشم بڑی آنکھ والی عورتیں ٭

تنبیہ ۳۔ مذکورۂ بالا واحد مذکر اور واحد مؤنث کے

صیغے غیر منصرف ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۷) +

تنبیہ ۴۔ مؤنث کے تثنیہ میں ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے جیسے سَوْدَاءُ سے سَوْدَاوَانِ (دو سیاہ عورتیں) +

تنبیہ ۵۔ اَفْعَلُ کے آخر میں ایک جنس کے دو حرف ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں اور دو حرف کی بجائے ایک ہی لکھ کر اس پر تشدید لکھتے ہیں جیسے اَصَمُّ دراصل اَصْمَمُ ہے۔ اور اَفْعَلُ کے آخر میں حرفِ علت (ی یا و ہو) تو اس کو تلفظ میں الف سے بدل دیتے ہیں چنانچہ اَعْمٰی دراصل اَعْمَیُ ہے +

۳۔ کبھی اسماء صفت بھی کسی اسم کی طرف مضاف ہو جاتے ہیں اور اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر کسی اسم سابق کی صفت یا خبر واقع ہوتے ہیں :-

وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ	رَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ
(ایک اچھی صورت والا لڑکا)	(ایک بہت مال والا مرد)
بِنْتٌ حَسَنَةُ الْوَجْهِ	اِمْرَأَةٌ كَثِيْرَةُ الْمَالِ
(ایک اچھی صورت والی لڑکی)	(ایک بہت مال والی عورت)

۴۔ تمھیں یاد ہوگا۔ ساتویں سبق میں لکھا گیا ہے کہ اسم نکرہ جب

معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے (دیکھو سبق ۷-۹) اِسی طرح یہ بھی تم نے پڑھا ہے کہ مضاف پر لام تعریف داخل نہیں ہوتا (سبق ۷-۴) ؛

اچھا اب یہ بھی یاد رکھو کہ اسم صفت مذکورہ دونوں قاعدوں سے مستثنیٰ ہے۔ یعنی نہ تو اضافت سے معرفہ بن جاتا ہے۔ نہ اس پر اَلْ کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس لئے جب اسم صفت اپنے مضاف الیہ کے ساتھ کسی معرفہ کی صفت واقع ہو تو اس پر اَلْ داخل کرنا چاہیئے:

اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ	خَالِدُنِ الْكَثِيْرُ الْمَالِ
(اچھی صورت والا لڑکا)	(بہت مال والا خالد)
زَيْنَبُ السَّوْدَاءُ الشَّعْرِ	اَلْمَرْءَةُ الْكَثِيْرَةُ الْمَالِ
(کالے بال والی زینب)	(بہت مال والی عورت)

۵- اگر مذکورہ مثالوں میں اسم صفت سے اَلْ نکال لیں تو وہ مثال جملہ اسمیہ کی ہو جائیگی۔ کیونکہ اس کا پہلا جزو (اَلْوَلَدُ) معرفہ اور دوسرا (حَسَنُ الْوَجْهِ) نکرہ ہے۔ پس اَلْوَلَدُ حَسَنُ الْوَجْهِ کے معنی ہونگے "لڑکا اچھی صورت والا ہے"۔ اِس صورت میں اَلْوَلَدُ مبتدا اور حَسَنُ الْوَجْهِ خبر ہو گا۔ دوسری مثالیں بھی اسی طرح سمجھ لو ؛

۶- چند اور مثالیں بھی سمجھ لو :-

جَاءَ وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ موصوف مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع ہے

رَأَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الْوَجْهِ موصوف منصوب ہے تو صفت بھی منصوب ہے

هٰذَا كِتَابُ وَلَدٍ حَسَنِ الْوَجْهِ موصوف مجرور ہے تو صفت بھی مجرور ہے

۷۔ اسم الصفة کے استعمال کی ایک اور صورت کثیر الاستعمال ہے:

وَلَدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ[1] وَلَدٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهٗ

(ایک لڑکا جس کا چہرہ اچھا ہے) (ایک لڑکا جس کی آنکھ اچھی ہے)

بِنْتٌ حَسَنٌ وَجْهُهَا بِنْتٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهَا

(ایک لڑکی جس کا چہرہ اچھا ہے) (ایک لڑکی جس کی آنکھ اچھی ہے)

یہ مثالیں مرکب توصیفی کی ہیں۔ اگر وَلَد اور بِنْت کو اَلْ لگا کر معرفہ بنالیں تو یہی مثالیں جملہ اسمیہ کی ہوجائیں گی۔

۸۔ سابقہ مثالوں اور اِن مثالوں کے درمیان نمایاں امتیاز یہ نظر آئیگا کہ سابقہ مثالوں میں اِسْمُ الصِّفَة کی تذکیر و تانیث موصوف کی مطابقت سے ہوتی ہے اور اِن مثالوں میں اسم الصفة کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی مطابقت سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اسم الصفة کا فاعل ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب یوں ہوگی:۔

---

[1] اس کے لفظی معنی یہ ہوں گے:۔ ایک لڑکا اچھا ہے اس کا چہرہ۔

وَلَدٌ

حَسَنٌ — اسم الصّفۃ

وَجْہُ — مضاف } یہ مرکب اضافی فاعل ہے

ہٗ — مضاف الیہ } اسم الصّفۃ کا

اسم الصّفۃ اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہے موصوف کی

موصوف

موصوف اور صفت مل کر مرکب توصیفی ہو گیا

تنبیہ ۵۔ اسم الصّفۃ کا مزید بیان حصۂ چہارم سبق ۶۰ میں پڑھو گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۲

تِبْنٌ	خشک گھاس	عُشْبٌ	تازہ گھاس
رَائِحَۃٌ	بُو	غَرْبٌ	مغرب۔ پچھم
زَھْرٌ	پھول	لَطِیْفٌ	پاکیزہ، مہربان، باریک، حسین
سَھْلٌ	آسان۔ نرم مزاج	لَوْنٌ	رنگ
شَعْرٌ (الف)	بال	لُؤْلُؤٌ	موتی
شَرْقٌ	مشرق۔ پورب	وَجْنَۃٌ	رُخسار
طَلِقٌ	ہنس مکھ	ھِرَّۃٌ	بلی

مشق نمبر ۲۳ (الف)

۱) شَجَرَۃٌ خَضْرَاءُ (۲) اَلذَّھَبُ اَصْفَرُ وَالْفِضَّۃُ بَیْضَاءُ (۳) اَلْعُشْبُ اَخْضَرُ وَالتِّبْنُ اَصْفَرُ (۴) اَلْوَرْدُ اَحْمَرُ اللَّوْنِ طَیِّبُ الرَّائِحَۃِ (۵) اَلْبَحْرُ الْاَحْمَرُ فِیْ غَرْبِ الْعَرَبِ (۶) ھٰذِہٖ

الْبِنْتُ سَعِيدَةٌ وَذَاكَ الْوَلَدُ كَسُولٌ (۷) اَلْعَبْدُ تَعْبَانُ وَسَيِّدُهُ غَضْبَانُ (۸) جَلِيلٌ أَزْرَقُ الْعَيْنِ وَأَسْوَدُ الشَّعْرِ وَأَبْيَضُ الْوَجْهِ (۹) عَائِشَةُ زَرْقَاءُ الْعَيْنِ وَسَوْدَاءُ الشَّعْرِ وَبَيْضَاءُ الْوَجْهِ (۱۰) رَأَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الصُّورَةِ وَنَظِيفَةَ الثِّيَابِ (۱۱) فَاطِمَةُ جَمِيلٌ وَجْهُهَا وَنَظِيفَةٌ ثِيَابُهَا (۱۲) هٰذِهِ الْبَقَرَةُ سَوْدَاءُ عَيْنُهَا وَأَبْيَضُ رَأْسُهَا (۱۳) زَيْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ وَقَبِيحُ الثِّيَابِ (۱۴) عَمْرٌو حَسَنٌ وَجْهُهُ وَقَبِيحَةٌ ثِيَابُهُ (۱۵) تِلْكَ النِّسَاءُ خُرْسٌ وَهٰذِهِ عَمْيَاءُ (۱۶) فِي الْبُسْتَانِ أَزْهَارٌ حُمْرٌ وَصُفْرٌ وَطُيُورٌ بِيضٌ وَسُودٌ (۱۷) وَجْنَتَا الْبِنْتِ الْحَمْرَاوَانِ لَطِيفَتَا الْمَنْظَرِ (۱۸) إِنَّ زُبَيْدَةَ وَرَشِيدًا كِلَيْهِمَا صَالِحَانِ وَحَسَنَا الْخُلُقِ (۱۹) صَدِيقِي خَلِيلٌ رَجُلٌ سَهْلٌ طَلِقٌ (۲۰) اَلْكُفَّارُ هُمْ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (۲۱) إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (۲۲) حُورٌ عِينٌ كَأَمْثَالِ [جیسے] اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۔

مشق نمبر ۲۳ (ب)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو:

(۱) لَوْنُ اللَّبَنِ ــــــ وَلَوْنُ ــــــ أَحْمَرُ

ــــ۱ دیکھو عربی کا معلم حصہ اول سبق ۱۰-۴ ۔ ۲ دراصل حَسَنَانِ اضافت سے نون گر گیا ہے ۔

(۲) اَللَّبَنُ ــــ وَالْعَسَلُ ــــ
(۳) اَللَّبَنُ ــــ اللَّوْنِ وَالْعَسَلُ ــــ اللَّوْنِ
(۴) اَوْرَاقُ الرُّمَّانِ ــــ وَاَزْهَارُهُ ــــ
(۵) اَمَامَ بَيْتِيْ شَجَرَةٌ ــــ
(۶) هِرَّةُ اُخْتِيْ ــــ وَكَلْبَتُهَا ــــ
(۷) رَأَيْتُ هِرَّتَيْنِ ــــ وَكَلْبَتَيْنِ ــــ
(۸) هٰذَا وَلَدٌ ــــ الْوَجْهِ وَ ــــ الْعَيْنِ
(۹) هٰذَا الْوَلَدُ حَسَنٌ ــــ وَقَبِيْحَةٌ ــــ
(۱۰) رَأَيْتُ بِنْتًا اَبْيَضَ ــــ وَ ــــ عَيْنُهَا
(۱۱) وَجْنَتَا ــــ حَمْرَاوَانِ وَعَيْنَاهَا ــــ
(۱۲) لَوْنُ وَجْهِ رُقَيَّةَ ــــ وَلَوْنُ شَعْرِهَا ــــ
(۱۳) هِيَ بَيْضَاءُ ــــ وَسَوْدَاءُ ــــ
(۱۴) هٰذَا الْوَلَدُ زَرْقَاوَانِ ــــ
(۱۵) عِنْدِيْ ــــ بَيْضَاءُ وَبَقَرَةٌ ــــ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) سُرخ پھول (۲) سفید چاندی (۳) میرا بھائی مالدار [بہت مال والا] ہے (۴) یہ پھول زرد ہے (۵) ہمارے باغ میں سُرخ

پھول بہت ہیں (۶) یہ لڑکا بڑی آنکھ اور چھوٹے سر والا ہے (۷) وہ ایک کم عقل اور بدصورت مرد ہے (۸) وہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں (۹) کُتا سیاہ اور بِلّی سفید ہے (۱۰) تھکا ہوا غلام اور غصہ والا آقا (۱۱) سیاہ چشم لڑکی (۱۲) لنگڑی بکری (۱۳) دو سیاہ بلیاں گھر میں ہیں (۱۴) [ایک] نیکبخت لڑکا اور [ایک] نیکبخت لڑکی دونوں کھڑے ہیں ✦

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْن

اِسْمُ التَّفْضِيْل

۱۔ اسم التفضیل وہ لفظ ہے جس سے کسی شے میں کسی صفت کی زیادتی بمقابلہ دوسری شے کے سمجھی جائے جیسے اَحْسَنُ (زیادہ خوبصورت) اَكْبَرُ (زیادہ بڑا) ✦

۲۔ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے نہ ہوں۔ اُن سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آتا ہے: صَعْبٌ (سخت) اَصْعَبُ (زیادہ سخت) كَبِيْرٌ (بڑا) اَكْبَرُ (زیادہ بڑا)۔ قَلِيْلٌ سے اَقَلُّ (بہت کم) شَدِيْدٌ سے اَشَدُّ (زیادہ تند۔ سخت) حَاكِمٌ (حکم کرنے والا) سے اَحْكَمُ عَالٍ (دراصل عَالِيٌ۔ بلند) سے اَعْلٰى (دراصل اَعْلَيُ۔ زیادہ بلند) ✦

اس کی گردان حسب ذیل ہے :-

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	اَکْبَرُ	اَکْبَرَانِ	اَکْبَرُوْنَ یا اَکَابِرُ
مؤنث	کُبْرٰی	کُبْرَیَانِ	کُبْرَیَاتٌ یا کُبَرٌ

۳- ابھی پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے ہوں اُن سے اسم صفت اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے ۔

اُن کا اسم التفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اُن کے مصدر پر لفظ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگا دو : اَسْوَدُ (سیاہ) سے اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)، اَحْمَرُ (سُرخ) سے اَشَدُّ حُمْرَةً (زیادہ سُرخ)۔

۴- اسم التّفضیل کا صیغہ کبھی تفضیلِ بَعض کے لئے یعنی بعض افراد کے مقابلہ میں کسی صفت کی زیادتی بتانے کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی تفضیلِ کُل کے لئے یعنی کُل افراد سے کسی صفت میں زیادتی بتانے کے لئے ۔

جب تفضیلِ بعض کے لئے ہو تو اُس کے بعد مِنْ لگانا چاہیے جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عُمَیْرٍ (زید عمیر کی نسبت زیادہ عالم ہے)

اور جب تفضیلِ کُل کے لئے ہو تو اُسے یا تو معرّف باللّام بنانا

چاہیئے یا مضاف مثلاً زَیْدٌ نِ الْاَعْلَمُ (جو سب سے زیادہ علم والا زید) یا زَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید سب آدمیوں سے زیادہ علم والا ہے)۔

۵- اسم التفضیل مِنْ کے ساتھ مستعمل ہو تو ہر حال میں اس کا صیغہ مُفْرَد مذکر ہی رہیگا (خواہ موصوف جمع ہو یا مؤنث) جیسا کہ زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ بَکْرٍ۔ عَائِشَةُ اَعْلَمُ مِنْ زَیْنَبَ۔ اَلنِّسَاءُ اَضْعَفُ مِنَ الرِّجَالِ۔

اور اَلْ کے ساتھ مستعمل ہو تو موصوف کی مطابقت ضروری ہے مثلاً اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ بزرگی والا مرد)۔ اَلرَّجُلَانِ الْاَفْضَلَانِ۔ اَلرِّجَالُ الْاَفْضَلُوْنَ۔ اَلْمَرْءَةُ الْفُضْلٰی۔ اَلْمَرْءَتَانِ الْفُضْلَیَانِ۔ اَلنِّسَاءُ الْفُضْلَیَاتُ۔

اور مضاف ہونے کی حالت میں مطابقت و غیر مطابقت دونوں جائز ہے مثلاً اَلْاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا اَفَاضِلُ النَّاسِ (پیغمبر لوگ سب آدمیوں سے زیادہ فضیلت والے ہیں)۔ مَرْیَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا فُضْلَی النِّسَاءِ۔

تنبیہ ۱- بعض اوقات اسم التفضیل کا مابعد حذف کر دیتے ہیں جیسے اَللّٰهُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)، جو دراصل اَللّٰهُ اَکْبَرُ کُلِّ شَیْءٍ یا اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہے۔

۶۔ الفاظ خَیْرٌ (اچھا) اور شَرٌّ (بُرا) اسم التفضیل کے دونوں معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ مثلاً أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ (میں اُس کی نسبت زیادہ اچھا ہوں) هٰذَا خَيْرُ النَّاسِ (یہ سب آدمیوں سے بہتر ہے) أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (وہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں)۔

تنبیہ ۲۔ خَیْرٌ کی جمع خِیَارٌ یا أَخْیَارٌ اور شَرٌّ کی جمع شِرَارٌ یا أَشْرَارٌ ہے۔ مثلاً خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ [حدیث]۔ (تم میں سب سے [وہ] اچھے ہیں [جو] اپنے اہل و عیال کے لئے تم میں سب سے اچھے ہیں اور میں تم میں سب سے اچھا ہوں اپنے اہل کے لئے)۔

اسم التفضیل کا مزید بیان حصہ چہارم سبق ۶۰ میں ہوگا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۳

أَحَقُّ	زیادہ حقدار	أَمْسِ	کل (گذشتہ)
أَتْقٰى	زیادہ پرہیزگار	اَلْبَارِحُ	
أَسْرَعُ	بہت جلدی کرنے والا تیز رفتار	أَوْهَنُ	بہت ہی بودا، بہت کمزور
أَعْلٰى	سب سے بلند	اَلْجَامِعُ الْأَزْهَرُ	مصر کی جامع مسجد جہاں ایک بہت بڑا اسلامی مدرسہ ہے
[illegible]	لونڈی		
[illegible]	گناہ۔ ضرر		

جَاهِلِيَّةٌ	اسلام سے پہلے کا زمانہ	ضَالَّةٌ	کھوئی ہوئی چیز
حِكْمَةٌ	دانائی کی بات	مَيْسِرٌ	جُوا
حَاسِبٌ	حساب لینے والا	نُحَاسٌ أَصْفَرُ	پیتل
حَيْثُ	جہاں کہیں	نَوْمٌ	نیند
خُلُقٌ (الف)	خصلت	نَفْعٌ	فائدہ
شُجَاعٌ	بہادر	نَهْرُ الْفُرَاتِ	دریائے فرات

مشق نمبر ۲۴ (الف)

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (۲) اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (۳) أَقْبَحُ النَّاسِ الرَّجُلُ الْجَهُوْلُ الْكَسُوْلُ (۴) أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا (۵) أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا [الحديث] (۶) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ [الحديث] (۷) اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى فِي الْجَامِعِ الْأَزْهَرِ (۸) شَوْقِيْ إِلَيْكَ أَشَدُّ مِنْهُ إِلٰى أَخِيْكَ (۹) اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ أَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَةَ (۱۰) حَاتِمٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَأَخُوْهُ أَقَلُّ الْعَقْلِ مِنْهُ (۱۱) اَلْحَسَنُ صَدِيْقِيْ حَسَنٌ وَمُحَمَّدٌ أَحْسَنُ مِنْهُ هُوَ أَحْسَنُ أَصْدِقَائِيْ (۱۲) اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا [الحديث] (۱۳) خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ [الحديث]

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ (۲) اَلْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (۳) قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ؟ (۴) وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ (۵) وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ (۶) فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ (۷) أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ (۸) وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ. قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (۹) إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ (۱۰) هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ (۱۱) أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ؟ [بَلَىٰ هُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ وَنَحْنُ عَلَىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ] +

مشق نمبر ۲۴ (ب)

ذیل کے سوالات کے جواب پورے جملوں میں دو

سوال	جواب
(۱) مَنِ الْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ ؟	اَلْأَتْقَىٰ هُوَ الْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ (یا اَلْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ)
(۲) أَيُّ مُؤْمِنٍ أَفْضَلُ ؟	
(۳) أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟	
(۴) مَنْ هُمْ أَفَاضِلُ النَّاسِ ؟	

(۵) مَنْ هُوَ أَفْضَلُ الرُّسُلِ؟
(۶) أَيْنَ الْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى؟
(۷) أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ أَخُوكَ؟
(۸) نَهْرُ النِّيلِ أَكْبَرُ أَمْ نَهْرُ الْفُرَاتِ؟
(۹) أَللَّبَنُ أَنْفَعُ أَمِ الْخَمْرُ؟
(۱۰) مَا هُوَ أَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ؟
(۱۱) مَا هُوَ أَكْبَرُ الْحَيَوَانَاتِ فِي الْجِسْمِ؟
(۱۲) مَا هُوَ أَنْفَعُ الْحَيَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ؟
(۱۳) أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ حُمْرَةً اَلْوَرْدُ أَمْ زَهْرُ الرُّمَّانِ؟
(۱۴) كَيْفَ الرِّيحُ الْيَوْمَ؟
(۱۵) هَلْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ؟
(۱۶) هَلِ الذَّهَبُ أَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْأَصْفَرِ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ لڑکا اُس لڑکے سے بڑا ہے (۲) ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے (۳) دریائے فرات نیل سے چھوٹا ہے (۴) بہترین کتاب قرآن مجید ہے (۵) سب کلاموں سے زیادہ سچا اللہ کا کلام ہے (۶) سُرخ گھوڑے سب گھوڑوں سے زیادہ خوبصورت ہیں

(۷) ہوا کل کی نسبت آج زیادہ پاکیزہ ہے (۸) یہ راستہ اُس راستہ کی نسبت زیادہ دشوار ہے (۹) وہ درخت اس درخت کی نسبت زیادہ دراز قد ہے (۱۰) یہ کتاب بہت ہی مفید اور آسان ہے۔

الصَّرْفُ الصَّغِيْرُ مِنْ اَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

باب	الماضی المعروف	المضارع المعروف	الماضی المجهول	المضارع المجهول	الامر	والنهی	اسم الفاعل	اسم المفعول	اسم الظرف	اسم الآلة	اسم التفضیل
ضَرَبَ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ضُرِبَ	يُضْرَبُ	اِضْرِبْ	لَا تَضْرِبْ	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ	مَضْرِبٌ	مِضْرَبٌ و مِضْرَابٌ	اَضْرَبُ
نَصَرَ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	نُصِرَ	يُنْصَرُ	اُنْصُرْ	لَا تَنْصُرْ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ و مِنْصَارٌ	اَنْصَرُ
سَمِعَ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	سُمِعَ	يُسْمَعُ	اِسْمَعْ	لَا تَسْمَعْ	سَامِعٌ	مَسْمُوْعٌ	مَسْمَعٌ	مِسْمَعٌ و مِسْمَاعٌ	اَسْمَعُ
فَتَحَ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	فُتِحَ	يُفْتَحُ	اِفْتَحْ	لَا تَفْتَحْ	فَاتِحٌ	مَفْتُوْحٌ	مَفْتَحٌ	مِفْتَحٌ و مِفْتَاحٌ	اَفْتَحُ
كَرُمَ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	+	+	اُكْرُمْ	لَا تَكْرُمْ	كَرِيْمٌ	+	مَكْرَمٌ	مِكْرَمٌ و مِكْرَامٌ	اَكْرَمُ
حَسِبَ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	حُسِبَ	يُحْسَبُ	اِحْسِبْ	لَا تَحْسِبْ	حَاسِبٌ	مَحْسُوْبٌ	مَحْسَبٌ	مِحْسَبٌ و مِحْسَابٌ	اَحْسَبُ

تنبیہ - باب کَرُمَ لازم ہے۔ اس لئے اس کا مجہول و اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔

سوالات نمبر ۱۲

(۱) اسماء مشتقہ کون کون سے ہیں؟

(۲) اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے؟

(۳) باب کَرُمَ کا اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے؟

(۴) اسم مفعول کا کیا وزن ہوتا ہے؟

(۵) اسم فاعل و اسم مفعول کے کتنے صیغے ہوتے ہیں؟

(۶) اسم ظرف کیا ہے؟ اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟

(۷) اسم آلہ کسے کہتے ہیں اور اُس کے اوزان کیا ہیں؟

(۸) مصدر میمی کسے کہتے ہیں اور اس کے اوزان کیا ہیں؟

(۹) اسماء الصفۃ کے کثیر الاستعمال اوزان کون کون سے ہیں؟

(۱۰) جن اسماء الصفۃ میں عیب یا حلیہ یا رنگ کے معنی پائے جائیں اُن کے اوزان بیان کرو۔

(۱۱) سَوْدَاءُ کا تثنیہ اور جمع بتاؤ۔

(۱۲) سبق ۲۳ میں اسم الصفۃ کے استعمال کی جو دو صورتیں بتلائی گئی ہیں۔ مثالوں کے ساتھ ان کا بیان کرو۔

(۱۳) مذکورہ دونوں صورتوں کے درمیان نمایاں فرق کیا ہے؟

(۱۴) اَفْعَلُ کا وزن کون کون سے معنوں میں آتا ہے؟

(۱۵) اسم التفضیل کسے کہتے ہیں اور وہ کس کس وزن پر آتا ہے؟

(۱۶) اسم التفضیل کی گردان کرو۔

(۱۷) اسم التفضیل کا استعمال کتنے طرح سے ہوتا ہے؟

(۱۸) اسم التفضیل کو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں موصوف کی مطابقت کون سی صورت میں ضروری اور کون سی صورت میں غیر ضروری ہے؟

(۱۹) اَللّٰهُ اَکْبَرُ اصل میں کیا ہے؟

(۲۰) غَسَلَ، عَلِمَ اور صَلُحَ سے صرف صغیر بناؤ۔

الدرس الخامس والعشرون (الف)

ابواب غیر ثلاثی مجرد

۱۔ اب تک جو افعال و اسماء مشتقہ مذکور ہوئے وہ ثلاثی مجرد تھے۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ کے ابواب بیان کرنے باقی ہیں۔ پس معلوم ہو کہ ابواب ثلاثی مزید فیہ جو کثیر الاستعمال ہیں دس ہیں

(۱) باب اَفْعَلَ : اَکْرَمَ (بزرگی کرنا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اَکْرِمْ	مُکْرِمٌ	مُکْرَمٌ	اِکْرَامٌ

(۲) باب فَعَّلَ : عَلَّمَ (سکھانا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	عَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ	تَعْلِیْمٌ

(۳) باب فَاعَلَ : قَاتَلَ (باہم لڑنا) یہ باب بھی متعدی ہوتا ہے

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	قَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ	مُقَاتَلَۃٌ، قِتَالٌ

(۴) باب تَفَعَّلَ : تَقَبَّلَ (قبول کرنا) یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبُّلٌ

باب فَاعَلَ کا مصدر دو وزن پر آتا ہے مُفَاعَلَۃٌ اور فِعَالٌ۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
(۵) باب تَفَاعُل: تَقَابَلَ (آمنے سامنے ہونا۔ ملاقات کرنا) یہ بھی اکثر لازم ہوتا ہے					
تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ	تَقَابُلٌ
(۶) باب اِنْفِعَال: اِنْكَسَرَ (ٹوٹنا) یہ باب لازم ہے					
اِنْكَسَرَ	يَنْكَسِرُ	اِنْكَسِرْ	مُنْكَسِرٌ	مُنْكَسَرٌ	اِنْكِسَارٌ
(۷) باب اِفْتِعَال: اِجْتَنَبَ (پرہیز کرنا)					
اِجْتَنَبَ	يَجْتَنِبُ	اِجْتَنِبْ	مُجْتَنِبٌ	مُجْتَنَبٌ	اِجْتِنَابٌ
(۸) باب اِفْعِلَال: اِحْمَرَّ (سرخ ہونا) یہ باب لازم ہے					
اِحْمَرَّ	يَحْمَرُّ	اِحْمَرَّ اِحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارٌ
(۹) باب اِفْعِيلَال: اِدْهَامَّ (سیاہ ہونا) یہ باب بھی لازم ہے					
اِدْهَامَّ	يَدْهَامُّ	اِدْهَامَّ اِدْهَامِمْ	مُدْهَامٌّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهِيمَامٌ
(۱۰) باب اِسْتِفْعَال: اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگنا)					
اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصِرٌ	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتِنْصَارٌ

تنبیہ ۱- ثلاثی مزید کے چند ابواب اور ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں۔ اُن کا بیان تیسرے حصے میں ہوگا؛

تنبیہ ۲۔ باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ کا امر تین طرح سے آتا ہے: اِحْمَرَّ، اِحْمَرِّ یا اِحْمَرِرْ۔ اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ یا اِدْهَامِمْ

چنانچہ ہم نے گردان میں لکھ دیا ہے۔ مذکورہ بابوں کے اسم فاعل اور اسم مفعول تلفظ میں یکساں ہیں لیکن اصل میں علیحدہ ہیں یعنی اِحْمَرَّ کا اسم فاعل دراصل مُحْمَرِرٌ اور اسم مفعول مُحْمَرَرٌ ہے اور اِدْهَامَّ کا اسم فاعل دراصل مُدْهَامِمٌ اور اسم مفعول مُدْهَامَمٌ ہے۔

۲۔ رباعی مجرّد کا ایک ہی باب ہے۔

باب فَعْلَلَ : دَحْرَجَ (لڑھکانا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ	دَحْرَجَةٌ

۳۔ رباعی مزید کے تین باب ہیں:۔

(۱) باب تَفَعْلَلَ : تَدَحْرَجَ (لڑھکنا)

تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	مُتَدَحْرِجٌ	مُتَدَحْرَجٌ	تَدَحْرُجٌ

(۲) باب اِفْعَنْلَلَ : اِحْرَنْجَمَ (جمع کرنا)

اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	مُحْرَنْجَمٌ	اِحْرِنْجَامٌ

(۳) باب اِفْعَلَلَّ : اِقْشَعَرَّ (کانپ جانا)

اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	مُقْشَعَرٌّ	اِقْشِعْرَارٌ

۴۔ مذکورہ تمام ابواب کا فعلِ مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے :۔

ماضی مجہول بنانا ہو تو ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمّہ اور ماقبلِ آخر[1] کو کسرہ دو۔ اور دونوں کے درمیان جو حرف مُتحرِّک (حرکۃ والا) ہو اُسے ضمّہ دو۔ درمیان میں کوئی الف ہو تو واو سے بدل دو جیسے أَكْرَمَ سے أُكْرِمَ، عَلَّمَ سے عُلِّمَ، قَاتَلَ سے قُوتِلَ، تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ، تَقَابَلَ سے تُقُوبِلَ، اِنْكَسَرَ سے اُنْكُسِرَ، اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اِحْمَرَّ سے اُحْمُرَّ، اِدْهَامَّ سے اُدْهُومَّ، اِسْتَنْصَرَ سے اُسْتُنْصِرَ، دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ، تَدَحْرَجَ سے تُدُحْرِجَ، اِحْرَنْجَمَ سے اُحْرُنْجِمَ، اِقْشَعَرَّ سے اُقْشُعِرَّ۔

مضارع مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمّہ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ دینا چاہئے۔ مثلاً يُكْرِمُ سے يُكْرَمُ، يُعَلِّمُ سے يُعَلَّمُ، يُقَاتِلُ سے يُقَاتَلُ، يَتَقَبَّلُ سے يُتَقَبَّلُ، يَتَقَابَلُ سے يُتَقَابَلُ، يَنْكَسِرُ سے يُنْكَسَرُ، يَجْتَنِبُ سے يُجْتَنَبُ، يَحْمَرُّ سے يُحْمَرُّ، يَدْهَامُّ سے يُدْهَامُّ، يَسْتَنْصِرُ سے يُسْتَنْصَرُ، يُدَحْرِجُ سے يُدَحْرَجُ، يَتَدَحْرَجُ سے يُتَدَحْرَجُ، يَحْرَنْجِمُ سے يُحْرَنْجَمُ، يَقْشَعِرُّ سے يُقْشَعَرُّ۔

۵۔ مذکورہ ابواب کے اسم فاعل اُن کے مضارع معروف

[1] آخری حرف سے پہلے جو حرف آئے۔

سے اور اسم مفعول اُن کے مضارع مجہول سے بنائے جاتے ہیں اس طرح کہ علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین دیں۔ مثلاً یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ اسم فاعل ہوگا اور یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ اسم مفعول ◆

۶۔ ثلاثی مجرد کے سوا بقیہ ابواب سے اسم مفعول ہی کو اسم ظرف کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں ◆

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو کہ فعل لازم کا مجہول اور اسم مفعول اسی وقت استعمال کیا جائیگا جبکہ اس کے بعد حرف جار لایا جائے اس صورت میں وہ متعدی بن جاتا ہے مثلاً اُحْمِرَّ بِالثَّوْبِ (کپڑا سُرخ کیا گیا)۔ دیکھو سبق ۱۷-۶ ◆

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۴

تنبیہ ۴۔ ذیل میں افعال ثلاثی مزید کے سامنے جو ہندسے لکھے ہیں اُن سے اُن کے ابواب کی طرف اشارہ ہے ◆

اَبْرَمَ (۱)	اٹل بنا دینا	اَدْرَكَ (۱)	پالینا۔ کسی کے پاس جا پہنچنا
اِبْیَضَّ (۸)	سفید ہونا	اِسْوَدَّ (۸)	سیاہ ہونا
حَبَّ (۱) = اَحَبَّ (۱)	محبت کرنا۔ پسند کرنا	اَسْلَمَ (۱)	حکم ماننا = اِسلام لانا
اِجْتَهَدَ (۶)	کوشش کرنا	اِسْتَأْجَرَ (۱۰)	کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا
خَلَفَ (۱)	خلاف کرنا	اِسْتَحْسَنَ (۱۰)	کسی چیز کو اچھا سمجھنا

لفظ	معنی
اِسْتَغْفَرَ (۱۰)	بخشش چاہنا
اِشْتَغَلَ (۷)	مشغول ہونا
اِصْفَرَّ (۸)	زرد ہونا
اَصْلَحَ (۱)	کسی چیز کو درست کر دینا
اِطْمَأَنَّ (۳ رباعی مزید)	مطمئن ہونا۔ سکون حاصل کرنا
اَنْبَتَ (۱)	اُگانا
اَنْزَلَ (۱) یا نَزَّلَ (۲)	اُتارنا
بَذَّرَ (۲)	بیجا خرچ کرنا
بَلَّغَ (۲)	پہنچا دینا۔ تبلیغ کرنا
تَحَدَّثَ (۴)	بات چیت کرنا
تَخَاصَمَ (۵)	باہم جھگڑنا
تَعَرَّضَ (۴)	چھیڑنا
تَعَلَّمَ (۴)	سیکھنا
تَعَجَّبَ (۴)	تعجب کرنا
تَفَكَّرَ (۴)	سوچنا
تَقَدَّمَ (۴)	آگے بڑھنا
تَمَّمَ (۲)	تمام کرنا
تَوَدَّدَ (۴)	محبت وخیر خواہی کرنا
جَهَّزَ (۲)	تیار کرنا
حَافَظَ (۳)	محافظت کرنا
خَالَطَ (۳)	میل جول رکھنا
دَافَعَ (۳ - اس کا مصدر دِفَاع یا مُدَافَعَة)	مدافعت کرنا
ذَكَّرَ (۲)	نصیحت کرنا۔ یاد دلانا
زَحْزَحَ (رباعی مجرد)	ہٹا دینا
سَبَّحَ (۲)	تسبیح پڑھنا۔ خدا کی یاد کرنا
شَاهَدَ (۳)	دیکھنا۔ مشاہدہ کرنا
ظَهَرَ (ن)	ظاہر ہونا
عَاشَرَ (۳)	باہم زندگی بسر کرنا
فَتَّشَ (۲)	تفتیش کرنا
قَرْقَعَ (رباعی مجرد)	کڑکڑ کرنا
كَاتَبَ (۳)	باہم خط وکتابت کرنا
كَلَّمَ (۲)	بات کرنا کسی سے
لَاطَفَ (۳)	نرمی کرنا مہربانی کرنا

لفظ	معنی	لفظ	معنی
بَارِدٌ	ٹھنڈا۔ سرد	زُوْرٌ	جھوٹ
بَدْوٌ	عرب کے دیہاتی لوگ	سَقْفٌ	چھت
جَنَّةٌ (ج جَنَّاتٌ یا جِنَانٌ)	باغ	سِلَاحٌ	ہتھیار
		شَرَابٌ	پینے کی چیز
حَبٌّ	دانہ۔ بیج	لِصٌّ یا سَارِقٌ	چور
حَصِيدٌ	کاٹی ہوئی فصل	مُسْتَقْبَلٌ	آنے والا وقت آئندہ
خَجَلٌ	شرم	مُغْتَسَلٌ	غسل کی جگہ
خَجِلٌ	شرمندہ	مِيعَادٌ	وعدہ۔ وعدہ کا وقت
رِقَّةٌ	رقت۔ نرمی دل کی	وَجَلٌ	خوف
ذِكْرٰى	نصیحت	وُسْطٰى	درمیانی

مشق نمبر ۲۵

(۱) أَكْرِمُوا ضَيْفَكُمْ (۲) جَهِّزُوا سِلَاحَكُمْ لِلدِّفَاعِ (۳) لَا تُبْرِمِ الْأَمْرَ حَتّٰى تَتَفَكَّرَ فِيهِ (۴) اَلْمُكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُشَاهَدَةِ (۵) هٰذَا الرَّجُلُ خَالَطَ الْبَدْوَ وَعَاشَرَهُمْ (۶) نَحْنُ نَجْتَهِدُ فِي التَّفْتِيشِ عَنْهُ (۷) كَانَ الْأَمِيرُ يُكَلِّمُ أَخَاهُ وَيُلَاطِفُهُ (۸) لَا تَتَعَرَّضْ لِلْعَدُوِّ قَبْلَ الْقُدْرَةِ (۹) هَلْ تَتَكَلَّمُ بِالْعَرَبِيَّةِ؟ (۱۰) نَعَمْ أَنَا أَتَكَلَّمُ قَلِيلًا (۱۱) أَتَكَلَّمْتُمْ

مَعَ ذٰلِكَ الْعَرَبَ؟ (۱۲) نَعَمْ تَكَلَّمْنَا مَعَهٗ (۱۳) اَلْأَمِيْرُ وَأَخُوْهُ جَلَسَا يَتَحَدَّثَانِ فِيْ أَمْرِ هٰذِهِ الْحُرُوْبِ (۱۴) مَنْ يَتَعَلَّمْ صَغِيْرًا يَتَقَدَّمْ كَبِيْرًا (۱۵) إِذَا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ ظَهَرَ الْمَسْرُوْقُ (۱۶) اِصْفَرَّ وَجْهُهٗ مِنَ الْوَجَلِ وَاحْمَرَّ مِنَ الْخَجَلِ (۱۷) اِحْتَرِمْ أَبَاكَ وَأَحِبَّ أَخَاكَ (۱۸) هَلْ تَسْتَحْسِنُوْنَ مَا فَعَلْنَا؟ (۱۹) نَتَقَابَلُ فِي الْمُسْتَقْبَلِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (۲۰) سَمِعْنَا أَنَّ الْأَتْرَاكَ قَدْ جَهَّزُوا الْعَسَاكِرَ لِلدِّفَاعِ (۲۱) مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا [الحديث] (۲۲) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّاجِرَ الصَّدُوْقَ [الحديث] (۲۳) رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيْمَانِ التَّوَدُّدُ مَعَ النَّاسِ [الحديث]۔

لَطِيْفَةٌ

قَالَ مُسْتَأْجِرٌ لِصَاحِبِ الْبَيْتِ أَصْلِحْ خَشَبَ هٰذَا السَّقْفِ فَإِنَّهٗ يُفَرْقِعُ قَالَ لَا تَخَفْ [تو مت ڈر] فَإِنَّهٗ يُسَبِّحُ قَالَ إِنِّيْ أَخَافُ [میں ڈرتا ہوں] أَنْ تُدْرِكَهُ الرِّقَّةُ فَيَسْجُدَ۔

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (۲) حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ

لہ یہ مَن شرطیہ ہے اس کے بعد مضارع کو جزم ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل چوتھے حصے سبق ۲۱ میں ملیگی۔ ۲ے جو کچھ۔ * جو شخص

الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (۳) وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۴) يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (۵) وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (۶) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ (۷) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ (۸) اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۹) يَوْمَ [جس روز] تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ (۱۰) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (۱۱) اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ (۱۲) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (۱۳) وَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (۱۴) هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) انہوں نے اپنے مہمان کی عزت کی (۲) علم طلب کرنے میں کوشش کرو اور کھیل میں زیادہ مشغول نہ رہو (۳) قوی دشمن کو نہ چھیڑو (۴) ہم لڑائی کو اچھا نہیں سمجھتے (۵) اپنے ماں باپ کی عزت کرو اور اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبت رکھو (۶) ہم اللہ تعالےٰ سے ہر ایک گناہ کی معافی چاہتے ہیں (۷) کیا تم نے

مدافعت کے لئے ہتھیار تیار کرلئے (۸) چھوٹے پن [صَغِيرًا] میں سیکھو لے تو بڑے پن [كَبِيرًا] میں آگے رہیگا (۹) ہم نے اس کی تفتیش میں کوشش کی (۱۰) کیا تم عربی سیکھتے ہو؟ (۱۱) جی ہاں ہم عربی سیکھتے ہیں (۱۲) دو چور باہم جھگڑ پڑے تو چوری [چُرائی ہوئی چیز] ظاہر ہو گئی (۱۳) خوف سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور شرم سے سرخ ہو جاتا ہے (۱۴) دن سفید ہو گیا اور رات کالی ہو گئی (۱۵) ہم نے کتاب تسهيل الادب کا دوسرا حصہ تین مہینوں میں تمام کرلیا (۱۶) ہم جھوٹ بات سے بچتے رہتے ہیں (۱۷) میں اور میرا بھائی ایک ضروری امر کے متعلق [فِي] باتیں کرتے بیٹھے یہاں تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہوئی (۱۸) ہندوستانی لوگ [اَلْهِنْدِيُّوْنَ] مدافعت کے لئے ہتھیار تیار کر رہے ہیں ؛

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (ب)

اِنَّ ، اَنَّ اور اَنْ

تنبیہ ۱۔ مذکورہ تینوں حروف کا کچھ بیان پہلے اور اس دوسرے حصے میں پڑھ چکے ہو۔ چوتھے حصے میں بھی ان کا ذکر ہوگا مگر چونکہ اکثر جملوں میں ان کے استعمال کی ضرورت ہوا کرتی ہے

اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں بھی ان کے متعلق کچھ لکھ دیا جائے۔

۱۔ اِنَّ (بے شک) حرفِ تاکید ہے۔ یہ حرف جملۂ اسمیہ کے شروع میں اکثر آیا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے (دیکھو سبق ۹-۹) : اِنَّ زَیْدًا عَاقِلٌ (بے شک زید عاقل ہے) کبھی ایسے جملوں میں خبر کے اوپر لَ لگا دیا جاتا ہے جس سے مزید تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں : اِنَّ الْعِلْمَ لَنَافِعٌ (بے شک علم ضرور فائدہ بخش ہے)۔

اِنَّ کے ساتھ ضمیریں بھی متصل ہوتی ہیں جس طرح حروف جار کے ساتھ (دیکھو سبق ۱۱-۴) : اِنَّهُ، اِنَّهُمَا، اِنَّهُمْ، اِنَّهَا، اِنَّهُمَا، اِنَّهُنَّ، اِنَّكَ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُمْ، اِنَّكِ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُنَّ، اِنِّيْ، اِنَّا

اِنِّیْ کو اِنَّنِیْ اور اِنَّا کو اِنَّنَا بھی پڑھتے ہیں۔

۲۔ اَنَّ (کہ)۔ جس طرح اردو اور فارسی میں کاف بیانیہ (کہ) جملوں کے درمیان آیا کرتا ہے۔ اسی طرح عربی میں اَنَّ کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم ہی پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے : سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ (میں نے سنا کہ زید عالم ہے)۔

ضمیریں اس کے ساتھ بھی متصل ہوتی ہیں۔ ان کی گردان

ویسی ہی کرلو جیسی ابھی اوپر لکھی گئی : بَلَغَنِيْ اَنَّكَ نَجَحْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ (مجھے خبر پہنچی کہ تو امتحان میں کامیاب ہوگیا)

یاد رکھو کہ قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنَّ کی بجائے اِنَّ بولا جاتا ہے : قَالَ الْاُسْتَاذُ اِنَّ الْمَدْرَسَةَ لَا تُفْتَحُ الْيَوْمَ (اُستاد نے کہا کہ آج مدرسہ نہیں کھولا جائیگا)

تنبیہ ۲- اِنَّ اور اَنَّ کے گروہ میں لٰكِنَّ (لیکن) اور لَيْتَ (کاش) اور لَعَلَّ (شاید) بھی شامل ہیں یعنی ان کے بعد بھی اسم کو نصب دیا جاتا ہے مگر لٰكِنْ (لیکن) اس گروہ میں شامل نہیں ہے۔ اس کے بعد اسم کو نصب نہیں آتا اور یہ فعل پر بھی داخل ہو سکتا ہے برخلاف مذکورہ حروف کے ◆

تنبیہ ۳- اَنَّ پر حروف جارّہ (دیکھو سبق) اکثر لگائے جاتے ہیں : لِاَنَّ (اس لئے کہ) ، كَاَنَّ (گویا کہ) لِاَنَّهٗ (کیونکہ وہ) ، كَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ) ◆

۴- اَنْ (کہ)۔ تمھیں معلوم ہے کہ یہ حرف ناصِبِ مضارع ہے (دیکھو سبق ۲۰-۴) اَنَّ کی طرح یہ بھی جملوں کے درمیان کافِ بیانیہ کی طرح آیا کرتا ہے۔ مگر اَنْ اسم یا ضمیر پر داخل نہیں ہوتا۔ یہ تو صرف فعل پر داخل ہوتا ہے خصوصاً فعل مضارع پر اور اس کی وجہ سے

مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے: اَمَرْتُ خَادِمِیْ اَنْ یَّحْضُرَ صَبَاحًا (میں نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ سویرے حاضر ہو جائے)۔

تنبیہ ۴۔ اَنْ پر بھی حروف جارّہ لگائے جاسکتے ہیں: لِاَنْ (اس لئے کہ۔ تاکہ)، اِلٰی اَنْ (یہاں تک کہ)۔

تنبیہ ۵۔ اِنَّ یا اَنَّ کی وجہ سے کوئی اسم منصوب ہو اور اس کے بعد دوسرا اسم معطوف ہو یعنی وَ، فَ، اَوْ، ثُمَّ وغیرہ حروف عاطفہ کے بعد واقع ہو تو وہ بھی منصوب ہوگا: اِنَّ زَیْدًا وَعَمْرًا* صَالِحَانِ، سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا وَعَمْرًا صَالِحَانِ۔

اسی طرح اَنْ کی وجہ سے کوئی فعل مضارع منصوب ہو اور اس کے بعد دوسرا فعل معطوف واقع ہو تو وہ بھی منصوب ہوگا: اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا اُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کروں)۔

حروف عاطفہ اور معطوف کا بیان چھٹے سبق ۴۴-۴۳ میں مفصل لکھا گیا ہے۔

* عُمَر اور عَمْرو میں فرق کرنے کے لئے عَمْرو کے آگے حالت رفعی و جرّی میں واو زائد لکھا کرتے ہیں، عَمْرٌو، عَمْرٍو حالت نصبی میں عَمْرًا بغیر واو کے لکھا جاتا ہے۔ اس وقت تنوین نصبی کے الف ہی سے اس کی شناخت ہو جاتی ہے کیونکہ عُمَر غیر منصرف ہے اس پر تو کوئی تنوین ہی نہیں آسکتی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۵

تنبیہ:۔ افعال یا مصادر کے سامنے بندسے جو لکھے ہیں ان سے ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اِتَّحَدَ (۷)۔ اس کا مصدر اِتِّحَادٌ	ایکا کرنا	أَضْرَبَ (۱)	منہ موڑ لینا۔ ہڑتال کرنا
اِتَّفَقَ (۷)۔ اس کا مصدر اِتِّفَاقٌ	اتفاق کرنا	أَغْلَقَ (۱) یا غَلَّقَ (۲)	بند کر دینا
أَتْلَفَ (۱)	برباد کرنا	اِلْتَفَّ (۷)۔ در اصل اِلْتَفَفَ	جمع ہونا۔ لپٹنا
اِجْتَمَعَ (۷)	جمع ہونا	اِمْتَنَعَ (۷)	باز رہنا
اِحْتِجَاجٌ (مصدر ۷)	ناراضی ظاہر کرنا	أَمْكَنَ (۱)	ممکن ہونا
أَحْسَنْتَ	تونے خوب کیا۔ آفرین	أَنْشَدَ (۱)	شعر سنانا
أَخْبَرَ (۱)	خبر دینا	أَنْصَفَ (۱)	انصاف کرنا
أَحْرَقَ (۱)	جلانا	أَيَّدَ (۲)	مدد کرنا
أَرْشَدَ (۱)	عقل و فہم عطا کرنا	بَشَّرَ (۲)	خوش خبری دینا
اِسْتِقْلَالٌ (مصدر ۱۰)	سوراج۔ خود مختاری	تَرْجَمَ (رباعی مجرد)	ترجمہ کرنا
اِسْتَحَقَّ (۱۰)	حقدار ہونا	تَمَتَّعَ (۴)	فائدہ لینا
اِشْتَرَكَ (۷)	شریک ہونا	تَمَّمَ (۲)	تمام کرنا
		تَمَرَّدَ (۴)	سرکشی کرنا

لفظ	معنی
تَوَلّٰى (۴)	والی ہونا۔ پیٹھ پھیرنا
جَانَبَ (۳)	الگ رہنا
جَرِحَ (س)	زخمی ہونا
حَبَسَ (ض)	قید کرنا
خَرَّبَ (۲)	برباد کرنا
خَفَّضَ (۲)	پست کرنا
دَارَ (يَدُوْرُ)	پھرنا۔ چکر کھانا
دَامَ (يَدُوْمُ)	ہمیشہ رہنا
رَشَقَ (ن)	پھینکنا تیر یا پتھر وغیرہ
صَدَّقَ (۲)	سچ ماننا
عَادَلَ (۳)	برابری کرنا
كَلَّفَ (۲)	تکلیف دینا
لَفَظَ (ض)	بولنا
مَاتَ (يَمُوْتُ)	مرنا
مَحْكَمَةٌ (ج مَحَاكِمُ)	حکومت کی عمارت جیسے عدالت، ڈاکخانہ
مُظَاهَرَةٌ (۳ مصدر ہے)	اکٹھا ہو کر شکایت کرنا، مظاہرہ کرنا
نَصَحَ (ف)	نصیحت کرنا، خیر خواہی کرنا
هَجَمَ (ن)	ہجوم کرنا
هَنَّأَ (۲)	مبارکباد دینا
وَفَّقَ (۲)	توفیق دینا۔ اسباب بنا دینا
وَلَدَ (يَلِدُ)	جننا

لفظ	معنی
آخَرُ	دوسرا
أَخُو عِلْمٍ	علم کا بھائی یعنی علم والا
أَسَنُّ	زیادہ عمر والا
أُغُسْطُسُ	ماہِ اگست
أَنَامٌ	مخلوق۔ دُنیا
اَللّٰهُمَّ	اے اللہ
إِنْجِلِيْزُ	انگریز
أَهْلٌ	لائق۔ گھر کے لوگ۔ والا
تِلِغْرَافٌ	ٹیلیگراف
جِهَةٌ	طرف
جُمْلَةٌ	کسی قدر۔ ایک مقدار

حِجَازِيٌّ	ملکِ حجاز کا رہنے والا	غُلَامٌ	لڑکا
حَسْبُ	موافق	كَرِيمٌ	شریف
حُرِّيَّةٌ	آزادی	لَوْمٌ	ملامت
رَئِيسُ الْمَدْرَسَةِ	صدر مدرس	لَئِيمٌ	کمینہ۔ خسیس
رَحًى یا رَحْيٌ	چکی	مَا عَدَا ذٰلِكَ	اُس کے سوا
رَصَاصٌ	سیسہ۔ گولی بندوق کی	مَحْفِلٌ	مجلس
زَعِيمٌ (ج زُعَمَاءُ)	لیڈر	مُدَافَعَةٌ۔ ۳ مصدر	مدافعت کرنا
شُرْطَةٌ (اسم جمع)	پولیس	مَرْءٌ	مرد
سِلْكٌ	تار	مَقْدُورٌ	دبا ہوا۔ ملا ہوا
سِنٌّ	عمر۔ دانت	مَقْرُونٌ	ملا ہوا۔ قریب
صَنِيعَةٌ	کرتوت	مَنُونٌ	موت
صَوْتٌ	آواز۔ نعرہ۔ رائے	مِنْهَاجٌ	طریقہ۔ نہج
قَرْيَةٌ (ج قُرًى)	گاؤں۔ دیہات	مُنْذُ	سے (مدت کی ابتدا کیلئے)
قَائِدٌ	سردار۔ لیڈر	نَفِيسَةٌ (ج نَفَائِسُ)	عمدہ چیز
عَامِلٌ (ج عُمَّالٌ)	کاریگر۔ مزدور۔ حکومت کے عملدار	وَفَاءٌ	قول پورا کرنا، وفاداری
غُرُورٌ	فریب۔ دھوکا	هَمٌّ (ج هُمُومٌ)	فکر۔ خیال

مشق نمبر ۲۶ (برمثال اور اتحاد)

تنبیہ۔ مقصود بالمثال الفاظ پر لکیر بنا دی گئی ہے +

(۱) يَا رَشِيْدُ مَاذَا تَتَعَلَّمُ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟	يَا عَمِّيْ ! أَنَا أَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّ وَ الْإِنْكِلِيْزِيَّ وَالْحِسَابَ وَالْجُغْرَافِيَةَ وَالتَّارِيْخَ
(۲) سَمِعْتُ أَنَّكَ لَا تَجْتَهِدُ فِيْ تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ وَتَشْتَغِلُ فِي اللَّعِبِ	مَنْ أَخْبَرَكَ يَا سَيِّدِيْ ؟ وَكَيْفَ صَدَّقْتُمُ الْمُخْبِرَ ؟
(۳) يَا حَبِيْبِيْ أَنَا لَا أُصَدِّقُهُ لٰكِنِّيْ أَنْظُرُكَ مُنْذُ يَوْمَيْنِ مَا ذَهَبْتَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ	نَعَمْ۔ إِنِّيْ لَا أَذْهَبُ مُنْذُ تَاسِعِ أَغُسْطُسَ لِأَنَّ الطُّلَّابَ أَضْرَبُوْا عَنِ التَّعَلُّمِ، بَلْ هَجَمُوْا عَلٰى حُجْرَةِ رَئِيْسِ الْمَدْرَسَةِ وَخَرَّبُوْا بَعْضَ أَسْبَابِ الْحُجْرَةِ فَأُغْلِقَ الْمَدْرَسَةُ
(۴) وَلِمَ أَضْرَبَ الطُّلَّابُ ؟	لِأَنَّ الْحُكُوْمَةَ قَبَضَتْ عَلٰى مِسْتَرْ غَانْدِيْ [مسٹر گاندھی] وَمَوْلَانَا أَبِي الْكَلَامِ وَكَثِيْرٍ مِنْ زُعَمَاءِ الْجَمْعِيَّةِ الْوَطَنِيَّةِ [الْكَانْغْرِيْس] وَحَبَسَتْهُمْ فَأَضْرَبَ الطُّلَّابُ احْتِجَاجًا عَلٰى

ۛ۱ نواں۔ نویں ؛

	صَنِيعَةِ الْحُكُومَةِ
(۵) صَدَقْتَ يَا عَزِيزِي، وَقَرَأْتُ فِي الْجَرَائِدِ أَنَّ عُمَّالَ الْمَصَانِعِ وَالْمَعَامِلِ أَيْضًا أَضْرَبُوا عَنِ الْعَمَلِ وَاجْتَمَعُوا لِلْمُظَاهَرَةِ وَالْاِحْتِجَاجِ، فَمَنَعَتْهُمُ الشُّرْطَةُ لٰكِنْ لَمْ يَمْتَنِعُوا وَرَشَقُوا الشُّرْطَةَ بِالْحِجَارَةِ فَرَشَقَهُمُ الشُّرْطَةُ بِالرَّصَاصَاتِ فَبَعْضُهُمْ مَاتُوا عَلَى الْحَالِ وَبَعْضُهُمْ جُرِحُوا	وَهٰكَذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَاتُ فِي طُولِ الْهِنْدِ وَعَرْضِهَا، فِي مُدُنِهَا وَفِي قُرَاهَا، وَفِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ قَتَلَ الْمُظَاهِرُونَ رِجَالًا مِنَ الشُّرْطَةِ وَأَحْرَقُوا الْمَحَاكِمَ وَأَتْلَفُوا الْأَسْلَاكَ التِّلِغْرَافِيَّةَ لٰكِنْ سَمِعْنَا أَنَّ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَشْتَرِكُوا فِي هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ إِلَّا قَلِيلًا
(۶) هَلْ تَعْلَمُ لِمَ قَبَضَتِ الْحُكُومَةُ عَلَى زُعَمَاءِ الْكَانْغْرِيس؟	لِأَنَّهُمْ يَطْلُبُونَ الْحُرِّيَّةَ وَالْاِسْتِقْلَالَ وَقَالُوا لِلْإِنْجِلِيزِ أَنْ يَتْرُكُوا الْهِنْدَ فِي أَيْدِي الْهِنْدِيِّينَ
(۷) فَلِمَاذَا لَمْ يَشْتَرِكِ الْمُسْلِمُونَ فِي هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ؟	لِأَنَّ قَائِدَ جَمْعِيَّةِ الْمُسْلِمِينَ [مسلم لیگ] مِسْتَر مُحَمَّد عَلِي جِنَاح

مَنْعَهُمْ عَنِ الْاِشْتِرَاكِ

(۸) وَلِمَاذَا مَنَعَهُمْ. اَلَا يُحِبُّ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَائِدُهُمْ الْحُرِّيَّةَ وَالْاِسْتِقْلَالَ؟

بَلٰى: هُمْ يُحِبُّوْنَ الْاِسْتِقْلَالَ وَكَيْفَ لَا، مَعَ اَنَّ (باوجودیکہ) الْاِجْتِهَادَ لِلْحُرِّيَّةِ وَالْاِسْتِقْلَالِ فَرِيْضَةٌ عَلَيْهِمْ. وَلٰكِنَّ الْهُنُوْدَ اِلَى الْاٰنَ لَمْ يَتَّفِقُوْا مَعَ مُسْلِمْ لِيْگ فِيْ مُطَالَبَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَحُقُوْقِهِمْ

(۹) يَا عَزِيْزِيْ لَا شَكَّ فِيْ اَنَّ الْحُرِّيَّةَ وَاِسْتِقْلَالَ الْوَطَنِ هُمَا اَعَزُّ شَيْءٍ، لَا تُعَادِلُهُمَا نُفُوْسٌ وَلَا نَفَائِسُ لٰكِنَّ اِسْتِقْلَالَ الْهِنْدِ لَا يَحْصُلُ مِنْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ بَلْ اَوَّلُ شَرْطِهِ الْاِتِّحَادُ بَيْنَ اَبْنَاءِ الْوَطَنِ هٰكَذَا يَقُوْلُ الْاِنْجِلِيْزُ اَيْضًا لِلْهِنْدِيِّيْنَ

اِيْ وَاللّٰهِ هٰذَا صَحِيْحٌ[۱]. فَمَا لَنَا اَنْ لَا نَتَّحِدَ وَلَا نَتَّفِقَ. فَاِنَّهُ اَسْهَلُ طَرِيْقٍ لِتَحْصِيْلِ الْاِسْتِقْلَالِ فَالْوَاجِبُ عَلٰى كُلِّ مُحِبِّ الْحُرِّيَّةِ مِنَ الْهُنُوْدِ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَجْتَهِدَ كُلَّ الْجُهْدِ لِلْاِتِّحَادِ حَتّٰى يَكُوْنَ صَوْتُ جَمِيْعِ الْاَقْوَامِ صَوْتًا وَاحِدًا "اَلْاِسْتِقْلَالُ اَلْاِسْتِقْلَالُ"

[۱] یعنی محسوس کیا ہوا ہے۔

"كونوا متحدين يحصل لكم الاستقلال"

(١٠) أحسنت يا ولدي! لكن الهنود والإنجليز لن يتفقوا مع المسلمين الذين ضعفت قوتهم بالشقاق وضعف الإيمان وسوء الأعمال۔

نعم! لا يحب أحد الاتحاد مع الضعفاء، أما إذا أحسنوا الأخلاق والأعمال واتحدوا كأنهم بنيان مرصوص فيحب كل واحد الاتحاد معهم۔

(١١) فيلزم على قائدي المسلمين وعلمائهم أن يسارعوا أولا إلى تحسين أخلاق المسلمين، والتنظيم والاتحاد بينهم على أساس الإسلام والإيمان، والتعاون على البر والتقوى والعدل والإحسان، والاجتناب عن الفسق والعصيان، ليكونوا من حزب الله، ألا إن حزب الله هم المفلحون۔

صدق الله والله لا يخلف الميعاد، يا عمي! إذا اتحد مسلمو الهند على الأساس المذكور ولو كانوا مختلفين في الفروع كانوا قوة عظيمة، فمن ذا الذي يخالف قوة مئة مليون من المؤمنين الصادقين فإني أرجو أن يوما يتحد فيه المسلمون يكون يوم الاتحاد مع جميع إخواننا من أهل الوطن۔

(١٢) يا ليتني رأيت ذلك اليوم السعيد فلا شك في أن يوم الاتحاد هو يوم الحرية والنجاة عن الاستعباد

لا تقنطوا من رحمة الله، عسى أن يكون ذلك اليوم قريبا۔

(١٣) أنا مسرور جدا بفهمك وخبرتك لكن

أشكرك يا سيدي المحترم! قد علمتني

ـه واقفیت ـ عـه ذا اسم اشارہ ہے یعنی کون ہے وہ جو مخالفت کرے۔

لَوْ تَكُنْ عَافِلًا عَنِ الْعُلُوْمِ وَالْفُنُوْنِ حَتّٰى تَكُوْنَ أَهْلًا لِخِدْمَةِ الدِّيْنِ وَالْوَطَنِ ۔	مَا لَمْ أَكُنْ أَعْلَمُ وَفَهَّمْتَنِيْ مَا لَمْ أَكُنْ أَفْهَمُ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔

مشق نمبر ۲۶ (ب)

حِكَايَةٌ

حُكِيَ[1] أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمَّا تَوَلَّى الْخِلَافَةَ دَخَلَ عَلَيْهِ وُفُوْدُ الْمُهَنِّئِيْنَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ ۔ فَتَقَدَّمَ مِنْ وَفْدِ الْحِجَازِيِّيْنَ لِلْكَلَامِ غُلَامٌ صَغِيْرٌ لَمْ تَبْلُغْ سِنُّهُ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَنَةً ۔ فَقَالَ عُمَرُ ارْجِعْ وَلْيَتَقَدَّمْ مَنْ هُوَ أَسَنُّ ۔ فَقَالَ الْغُلَامُ أَيَّدَ اللّٰهُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْمَرْءُ بِأَصْغَرَيْهِ قَلْبِهِ وَلِسَانِهِ فَإِذَا مَنَحَ اللّٰهُ الْعَبْدَ لِسَانًا لَافِظًا وَقَلْبًا حَافِظًا فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْكَلَامَ وَلَوْ كَانَ الْفَضْلُ بِالسِّنِّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَانَ فِي الْأُمَّةِ مَنْ هُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِكَ هٰذَا ۔ فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ كَلَامِهِ وَأَنْشَدَ :-

تَعَلَّمْ فَلَيْسَ الْمَرْءُ يُوْلَدُ عَالِمًا ۔ وَلَيْسَ أَخُوْ عِلْمٍ كَمَنْ هُوَ جَاهِلٌ

وَإِنَّ كَبِيْرَ الْقَوْمِ لَا عِلْمَ عِنْدَهٗ ۔ صَغِيْرٌ إِذَا الْتَفَّتْ عَلَيْهِ الْمَحَافِلُ

أَشْعَارٌ

إِذَا أَنْتَ أَكْرَمْتَ الْكَرِيْمَ مَلَكْتَهٗ ۔ وَإِنْ أَنْتَ أَكْرَمْتَ اللَّئِيْمَ تَمَرَّدَا

[1] حکایت کی گئی ہے

إِنَّ الْوَفَاءَ عَلَى الْكَرِيمِ فَرِيضَةٌ ✦ وَاللُّؤْمُ مَقْرُونٌ بِذِي الْإِخْلَافِ
وَتَرَى الْكَرِيمَ لِمَنْ يُعَاشِرُ مُنْصِفًا ✦ وَتَرَى اللَّئِيمَ مُجَانِبَ الْإِنْصَافِ

خَفِّضْ هُمُومَكَ فَالْحَيٰوةُ غُرُورٌ ✦ وَرَحَى الْمَنُونِ عَلَى الْأَنَامِ تَدُورُ
وَالْمَرْءُ فِي دَارِ الْفَنَاءِ مُكَلَّفٌ ✦ لَا قَادِرٌ فِيهَا وَلَا مَقْدُورٌ

مَكْتُوبٌ مِنَ الْوَلَدِ إِلَى أَبِيهِ

إِلَى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمَاجِدِ الْمُحْتَرَمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، إِنِّي كُنْتُ كَتَبْتُ قَبْلَ ثَلٰثَةِ أَشْهُرٍ إِلَى أَخِي الْعَزِيزِ وَأَخْبَرْتُ أَنِّي تَمَّمْتُ الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ الْأَدَبِ وَالْيَوْمَ أُبَشِّرُكُمْ بِأَنِّي تَعَلَّمْتُ الْجُزْءَ الثَّانِيَ أَيْضًا فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَهُ الشُّكْرُ

يَا أَبِي الْمُكَرَّمُ! اَلْآنَ أَنَا أَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ أَكْثَرَ مِنْ مَا كُنْتُ أَفْهَمُهُ قَبْلَ هٰذَا۔ لِأَنِّي تَعَلَّمْتُ فِي الْجُزْءِ الثَّانِي جَمِيعَ الْأَبْوَابِ مِنَ الْأَفْعَالِ الثُّلَاثِيَّةِ وَالرُّبَاعِيَّةِ الْمُجَرَّدَةِ وَالْمَزِيدَةِ

وَمَا عَدَا ذٰلِكَ حَفِظْتُ كَثِيرًا مِنَ الْأَلْفَاظِ الْعَرَبِيَّةِ

لے خلاف کرنے والا ۔ ہ۔ تو دیکھے گا ۔ سے اسوا اس کے ۔

وَتَعَلَّمْتُ جُمْلَةً مِنْ قَوَاعِدِ الصَّرْفِ وَالنَّحْوِ وَمِنْ تَرَاكِيبِ الْجُمَلِ الْإِسْمِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ

وَبِحَمْدِ اللهِ إِنِّي أَقْدِرُ أَنْ أُتَرْجِمَ كَثِيْرًا مِنَ الْجُمَلَاتِ مِنَ الْعَرَبِيِّ إِلَى الْهِنْدِيِّ وَمِنَ الْهِنْدِيِّ إِلَى الْعَرَبِيِّ

وَالْخُلَاصَةُ إِنِّي بِفَضْلِ اللهِ تَعَالَى تَعَلَّمْتُ فِي سِتَّةِ أَشْهُرٍ مَا [ج] لَا يَتَعَلَّمُ طَلَبَةُ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الرَّائِجَةِ عَلَى الْمِنْهَاجِ الْقَدِيْمِ فِي سَنَتَيْنِ - خُصُوْصًا تِلْكَ الطَّلَبَةُ لَا يَقْدِرُوْنَ مُطْلَقًا أَنْ يُتَرْجِمُوا مِنَ الْهِنْدِيِّ إِلَى الْعَرَبِيِّ أَوْ يُكَلِّمُوا أَوْ يَكْتُبُوا مَكْتُوْبًا صَغِيْرًا۔

وَلَمَّا أَدْرُسُ الْجُزْءَ الثَّالِثَ وَأَتَعَلَّمُ أَقْسَامَ الْأَفْعَالِ الْغَيْرِ السَّالِمَةِ يَحْصُلُ لِي قُدْرَةٌ مَزِيْدَةٌ عَلَى التَّكَلُّمِ وَالتَّرْجَمَةِ وَإِذَنْ أُرْسِلُ فِي كُلِّ أُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا إِلَى حَضْرَتِكُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

وَالسَّلَامُ عَلَى أُمِّي الْمُحْتَرَمَةِ وَأَخَوَاتِي وَإِخْوَانِي الْمُكَرَّمِيْنَ وَدُمْتُمْ سَالِمِيْنَ۔

وَلَدُكُمُ الْخَادِمُ

عبدالرحمٰن

---

[۱] ایک متعارف، [۲] تب، اس وقت، [۳] ہفتہ، [۴] آپ ہمیشہ سلامت رہیں۔

تکملہ

چند مفید معلومات

(۱) تعریفِ علمِ صَرف ونَحو

صحیح بولی سیکھنے کے لئے جو قاعدے بنائے گئے ہیں اُن کی دو قسمیں ہیں (۱) صَرف (۲) نَحو۔

صرف، وہ علم ہے جس میں لفظوں کی پہچان اور اُن کے ہیر پھیر کے قاعدوں کا ذکر ہو۔

نحو وہ علم ہے جس میں لفظوں کے آپس کے تعلق اور اُن کی اعرابی حالت کی پہچان کے قاعدے بتائے جائیں۔

تنبیہ ا۔ اِس کتاب میں تم نے کچھ قواعد صرف کے پڑھے ہیں اور کچھ نحو کے۔ بقیہ قواعد آئندہ حصے میں انشاء اللہ بیان کئے جائینگے۔

(۲) تحلیل[1]

کلام میں لفظوں کو علٰحدہ علٰحدہ جانچنے کو تحلیل کہتے ہیں اور وہ دو قسم کی ہوتی ہے (۱) تحلیل صرفی (۲) تحلیل نحوی۔

صرف کے قاعدوں کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل صرفی کہتے ہیں اور نحو کے قواعد کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل نحوی کہتے ہیں اور

[1] اس کے لفظی معنی ہیں کسی چیز کے اجزا کو الگ الگ کر دینا۔

...نکہ اِس تحلیل کے بعد پھر لفظوں کو باہم جوڑ دیتے ہیں، اس لئے تحلیل نحوی کو عام طور پر ترکیب (جوڑ نا) بھی کہتے ہیں؛

تحلیل صرفی میں ذیل کے اُمور تم ابھی جانچ سکتے ہو:-

سب سے پہلے کلمہ کی اقسام پہچانیں کہ کونسا لفظ اسم ہے کونسا فعل اور کونسا حرف؟

پھر اسم کے متعلق ذیل کی باتیں دیکھو:-

۱) نکرہ ہے یا معرفہ، نکرہ ہے تو اسم ذات ہے یا اسم صفۃ؛ معرفہ ہے تو کس قسم کا؛ یعنی اسم عَلَم ہے یا ضمیر یا اور کوئی؟

۲) مشتق ہے یا غیر مشتق (جامد)، اگر مشتق ہے تو کونسی قسم کا، اسم فاعل ہے یا اسم مفعول یا اسم تفضیل یا اسم ظرف یا اسم آلہ یا اسم صفت (صفۃ مُشَبَّہ) یا اسم مبالغہ؛

۳) حروف اصلیہ کی تعداد پہچانو کہ ثُلاثی ہے یا رُباعی یا خُماسی؟ مُجَرَّد ہے یا مَزِید فیہ؟

۴) واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؛ جمع ہے تو سالِم یا مُکَسَّر؟ مُکَسَّر ہے تو کس وزن پر؟

مذکر ہے یا مؤنث، علامتِ تانیث کیا ہے؟

مُعرَب ہے یا مَبنِی؟

فعل کے متعلق ذیل کے اُمور دیکھو

(۱) زمانہ دیکھو یعنی ماضی ہے یا مضارع؟

(۲) صیغہ دیکھو کہ غائب ہے یا مُخاطَب یا متکلِّم؟ مذکر ہے یا مؤنّث؟ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟

(۳) حروف اصلیہ کی تعداد دیکھو کہ ثلاثی ہے یا رباعی؟ مجرّد ہے یا مزید فیہ؟

(۴) معروف ہے یا مجہول؟ لازم ہے یا مُتَعَدّی؟

(۵) معرب ہے یا مبنی؟

حرف کے متعلّق

(۱) حرف کے متعلّق صِرف یہ دیکھ سکتے ہو کہ حرفِ جارّ ہے یا حرفِ اِستِفہام یا حرفِ نفی یا حرفِ تاکید یا حرفِ ندا یا حرفِ ناصبِ مضارع یا حرفِ جازِم ہے؟

تحلیل نحوی میں اُمورِ ذیل تم جانچ سکتے ہو

(۱) مرکّب تام ہے یا ناقص؟

(۲) مرکّب ناقص ہے تو کس قسم کا؟ توصیفی ہے یا اضافی؟

(۳) مرکّب توصیفی ہے تو اس میں موصوف کونسا ہے اور صفت کونسی؟

(۴) اگر مرکّب اضافی ہے تو اس میں مضاف کونسا اور مضاف الیہ

کونسا؟

(۵) مرکب تام ہے تو کونسی قسم کا؟ جملہ اسمیہ ہے یا جملہ فعلیہ؟

(۶) جملہ اسمیہ ہے تو اس میں مبتدا کونسا ہے اور خبر کونسی؟

(۷) جملہ فعلیہ ہے تو اس میں فعل کونسا ہے؟ فاعل کون ہے یا نائب الفاعل کونسا لفظ ہے؟ مفعول کونسا لفظ ہے؟

(۸) ہر کلمہ کی اعرابی حالت دیکھو۔ یعنی فعل ہے تو دیکھیں حالت رفعی میں ہے یا حالت نصبی یا جزمی میں؟ اور اسم ہے تو دیکھیں حالت رفعی میں ہے یا حالت نصبی یا جرّی میں؟

(۹) اگر کوئی اسم مرفوع ہے تو کیوں؟ فاعل یا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے یا مبتدا یا خبر ہونے کی وجہ سے؟

(۱۰) اگر منصوب ہے تو کیوں؟ مفعول ہے یا اِنَّ کے بعد واقع ہوا ہے یا کَانَ کی خبر ہے؟ یا اس لئے کہ فاعل یا مفعول کی ہیئت بتلاتا ہے؟

(۱۱) اگر مجرور ہے تو کیوں؟ حرفِ جر کے بعد واقع ہے یا مضاف الیہ ہے؟

(۱۲) ہر کلمہ کا اعراب دیکھیں کونسی قسم کا ہے۔ اعراب بالحرکۃ ہے یا اعراب بالحروف؟

متعدد جملوں کی ترکیبیں پہلے لکھی جا چکی ہیں۔ ذیل میں چند اور جملوں کی تحلیل لکھی جاتی ہے تاکہ تم آئندہ بطور خود سادے جملوں کی تحلیل کر سکو:۔

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ (مرد لوگ عورتوں کے اوپر سرپرست ہیں)

اس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی:۔

(اَلرِّجَالُ) اسم ہے معرفہ معرّف باللام، جمع مکسّر، مذکر، جامد، ثلاثی مجرّد، معرب۔

(قَوَّامُوْنَ) اسم، جمع سالم مذکر، مشتق (اسم مبالغہ)، ثلاثی مجرّد،

(عَلٰی) حرف جار، مبنی۔

(النِّسَاءِ) اسم معرّف باللام، جمع مکسّر، اس کا مفرد اِمْرَأَۃٌ ہے، مؤنث، جامد، ثلاثی مجرّد، معرب۔

اس کی تحلیل نحوی یوں کرو:۔

مذکورہ جملہ اسمیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزو اسم ہے۔

(اَلرِّجَالُ) مبتدا ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ اِس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔ (قَوَّامُوْنَ) خبر ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ اِس کا رفع ـُوْنَ سے دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۱۰۔۵)۔ (عَلٰی) حرف جارّ

ہے۔ (الْكِسَاءِ) مجرور۔ اس کا جرّ ’’ب‘‘ سے دیا گیا ہے۔ جار اور مجرور مل کر خبر سے متعلق ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو گیا۔

(۲) كَتَبَ مَحْمُوْدٌ كِتَابًا طَوِيْلًا اِلٰى اَخِيْهِ (محمود نے ایک لمبا خط اپنے بھائی کو لکھا)۔

اس کی تحلیل صرفی یوں ہو گی :۔

(كَتَبَ) فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب، ثلاثی مجرد، متعدی، مبنی (کیونکہ فعل ماضی فتحہ پر مبنی ہوتا ہے)۔

(مَحْمُوْدٌ) اسم علم، واحد، مذکر، مشتق اسم مفعول ہے حَمِدَ (تعریف کرنا) سے، ثلاثی مجرد ہے، مُعْرب ہے۔

(كِتَابًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، ثلاثی مجرد، معرب

(طَوِيْلًا) نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، اسم صفة، ثلاثی مجرد اور معرب ہے۔

(اِلٰى) حرف جار

(اَخ) اسم نکرہ واحد مذکر جامد ثلاثی (در اصل اَخَوٌ ہے) معرب۔

(ہِ) ضمیر مجرور متصل۔

مذکورہ جملہ کی تحلیل نحوی یوں کرو :۔

مذکورہ جملہ فعلیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزو فعل ہے۔

(كَتَبَ) فعل ماضی مبنی ہے فتحہ پر۔ (مَحْمُوْدٌ) فاعل ہے

اور اسی لئے مرفوع ہے اِس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔ (کِتَابًا) مفعول ہے اِسی لئے منصوب ہے اس کا نصب زبر سے دیا گیا ہے پھر (کِتَابًا) موصوف بھی ہے اور (طَوِیْلًا) اس کی صفت ہے اسی لئے منصوب ہے کیونکہ صفت اور موصوف اعراب میں باہم مطابق ہوتے ہیں۔ اس کا نصب بھی زبر سے آیا ہے۔ (اِلٰی) حرف جار۔ (اَخ) مجرور۔ اس کا جر (ی) سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۲)۔ پھر (اَخ) مضاف ہے۔ (ہِ) مضاف الیہ۔ جار و مجرور مِل کر متعلق ہوا فعل سے۔ فعل، فاعل، مفعول اور متعلق مِل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِی الْجَدِیْدُ

فِی الْیَوْمِ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ۱۳۶۱ھ

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

الحمد للہ عربی کا معلم حصۂ دوم جدید بعونہٖ تعالیٰ ختم ہو گیا۔ اب اس کے بعد حصہ سوم سبق ۲۶ سے شروع ہو گا

طابع خلیل پریس کراچی

علم اُصول فقہ کی ابتدائی کتاب

آسان اصولِ فقہ

تالیف : مولانا محمد محی الدین

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ ۔ کراچی ۱